



# بجوبہ تماں صوبائی ا اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ چیخ شنبہ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء بر طابق ۲۰ / صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
۲	و فضیلہ سوالات	
۳	رخصت کی درخواستیں	
۴	تحریک التواء نمبر ۱۰ مجاہد حاجی علی محمد نوئی	تحریک التواء نمبر ۱۰ مجاہد حاجی علی محمد نوئی
۵	تحریک التواء نمبر ۱۱ مجاہد حاجی ملک کرم خان خجک	تحریک التواء نمبر ۱۱ مجاہد حاجی ملک کرم خان خجک
۶	قرارداد نمبر ۱۲ پر باتی ماندہ بحث	قرارداد نمبر ۱۲ پر باتی ماندہ بحث
۷	قرارداد نمبر ۱۳ مولاانا امیر زمان صاحب	قرارداد نمبر ۱۳ مولاانا امیر زمان صاحب

جناب اسپیھر — — — — ملک سکندر خان ایڈوگریٹ

جناب ڈپٹی اسپیھر — — — — مسٹر عبد القہار خان ودان  
داز بورڈ ۱۸ فومبر ۱۹۹۳ء

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — سیکریٹری صوبائی اسبلی  
مسٹر محمد افضل — — — — جائزہ سیکریٹری صوبائی اسبلی

(نوت:- کامیڈی اوسبلی کے معزز امکین کی مشترکہ نہروست کے لئے اکا صفحہ ملاحظہ ہے)

ب

**فہرست ممبران اسمبلی**

۱	میر محمد الجید بزنجو	نئی ایمکن اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قاومت ایوان)
۳	لواء پرو اسلام ریسیانی	وزیر خزانہ
۴	سردار شاہ اللہ زمری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زمری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندو خیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس ایمکنی اے ذی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیوڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاڑ	وزیر مواصلات و ترقیات
۱۱	ماشروعان سن اشرف	وزیر اقتصادی امور
۱۲	مولوی عبد الغفور حیدری	وزیر پلک ایلات انجینئرنگ
۱۳	مولوی مصطفیٰ اللہ	وزیر منسوبہ بنڈی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی خاڑ محمد عوامی	وزیر آپٹاشی و ترقیات
۱۶	سید محمد الہاری	وزیر خوارک
۱۷	مسٹر ضیں اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صلح بھوتانی	وزیر صحت
۱۹	مسٹر محمد اسلام بزنجو	وزیر صحت و افرادی قوت
۲۰	لواء زادہ فضل القمار علی گمی	وزیر داخلہ

وزیر سماقی، بہود	ملک محمد شاہ صدوان نگی	۲۱
	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	۲۲
صوبائی وزیر	مسٹر سید احمد ہاشمی	۲۳
	میر علی محمد نعیمی	۲۴
	مسٹر عبد القبار خان	۲۵
	مسٹر محمد الحسین خان اچنڈی	۲۶
	سردار محمد طاہر خان لعلی	۲۷
	میرزا ز محمد خان کھنڈوان	۲۸
	حاجی ملک کرم خان خجک	۲۹
	سردار میر محمد حابیب خان مری	۳۰
(صوبائی وزیر)	لواء پور حمد آبر خان بھٹی	۳۱
	میر غفور حسین خان کھوس	۳۲
	سردار فتح علی عمرانی	۳۳
	مسٹر محمد عاصم کرد	۳۴
	سردار میر جاکر خان ڈوکی	۳۵
(صوبائی وزیر)	میر عبدالکریم نو شیروانی	۳۶
وزیر جنگلات	شزادہ جام علی اکبر	۳۷
	مسٹر سچنول علی ایمیکٹ	۳۸
	ڈاکٹر محمد المالک ہارج	۳۹
ہدایتیق نما سخنه	مسٹر احمد جن داس بھٹی	۴۰
سکون اتفیق نما سخنه	سردار منظہ سکھ	۴۱

بلوجستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس  
مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۹۲ء بمقابلہ ۲۰ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

بروز پنجشنبہ

ذیر صدارت میر عبدالجید بن نجحہ (ڈیٹی اسپیکر)  
بوقت دس نجع کریمہ منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئے میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام و ملکم۔  
الْهُوَدُ بِاللَّهِ مِنَ الظَّمِنُ الرَّجِيمُ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُوْنُوا تَقْوِيمِنَ اللَّهِ شُهْدَاءَ لَهُ بِالْقِسْطِ وَلَا يُحْرِمُنَّكُمْ  
شَكَانُ قَوْمٍ عَلَىٰ إِلَّا تَعْدُ لُؤْلُؤًا إِغْدِلُوا فَإِنْ هُوَ أَفْرَقٌ لِلشَّقْوَىٰ وَالْقَوْمُ  
اللَّهُ أَنَّ اللَّهَ خَيْرٌ مِمَّا تَعْشَلُونَ وَعَدَ اللَّهُ أَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

ترجمہ : اے ایمان والو۔ کھڑے ہو جایا کہ اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دھنی  
کے باعث انصاف کو ہرگز نہ پھوٹو۔ عمل کرو۔ میں ہات نیادہ نزدیک ہے تقوی سے اور ذرتے رہو اللہ  
سے۔ اللہ کو طوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ وہ کیا اللہ نے ایمان والو سے اور جو نیک عمل کرتے ہیں کہ  
ان کے واسطے بخشوں اور بیبا ٹواب ہے۔

### وقتہ سوالات

**۵۹۹ مسٹر ارجمن داس بگٹی** کیا وزیر اقتصاد امور از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے قلمی اداروں میں ایک کمیٹی تھی اور اقتصادی پہلوں کی زیر تعلیم ہے۔  
 (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اقتصادی غریب نئے جو تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے یا جس طرح  
 دوسرے پہلوں کو زکواۃ فلذ سے وظائف دیے جاتے ہیں۔ کیا حکومت اقتصادی پہلوں کو بھی اس قسم کے وظائف  
 دینے پر غور کر رہی ہے یا نہیں؟

**مسٹر جانسن اشرف (وزیر اقتصادی امور)** یہ درست ہے کہ قلمی اداروں میں زیر تعلیم اقتصادی  
 طلباء کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔ غیر مسلم طلباء کو وزارت اقتصادی امور حکومت پاکستان مختلف ذہنی کششوں کے وسط سے  
 وظائف کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ مذکورہ وظائف اقتصادیوں کے بہبود فلذ سے وزارت اقتصادی امور کرتی ہے تاہم  
 صوبہ کے تمام کششوں اور ذہنی کششوں کے ذریعہ استنسخت ایڈیشنری ہر متروکہ وقف املاک کوئی نہیں نے مستحق اقتصادی  
 طلباء سے درخواستیں طلب کی ہیں جو عنقریب میلنگ میں پیش کی جائے گی۔

**جناب امیرکر!** اس سلسلہ میں ہم نے مزید اضافہ کیا اور وہ یہ ہے کہ صحیح تعداد ملکہ تعلیم سے  
 معلومات کی جاری ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

**مسٹر ارجمن داس بگٹی** اگرچہ آپ نے جزو ب کا جواب نہیں پڑھا تاہم میں میرا خمنی سوال جناب  
 امیرکر یہ ہے کہ میں نے وزیر موصوف سے یہ پوچھا ہے کہ جس طرح دوسرے پہلوں کے لیے زکواۃ فلذ سے  
 وظائف دیے جاتے ہیں اس حوالے سے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پاکستان کے اقتصادی پہلوں کو اس طرح وظائف  
 دیے جاتے ہیں اس کی توقع ہے یا نہیں؟

**وزیر اقتصادی امور** آپ جواب کا درود سراحد پڑھ لجئے۔

**مسٹر ارجمن داس بگٹی** میرا سوال یہ ہے کہ جس طریقہ سے پانچ پانچ ہزار روپے ہر سال ہمارے ہاتھ  
 پہلوں کو وظائف دیے جا رہے ہیں یعنی مستحق پہلوں کو دیے جا رہے ہیں کیا ہمارے اقتصادی پہلوں کو اس حد سے مت  
 کر کسی اور حد میں وظائف دیا ممکن ہے نہیں میرا درود سراخمنی سوال یہ ہے کہ اس سال اسٹرکٹ کوئی کے اقتصادی  
 پہلوں کو کتنے وظائف ملے؟

**وزیر اقتصادی امور** اس کا جواب ہم نے آپ کو لکھ دیا ہے لیڈرل گورنمنٹ ایک سال سے ہمیں یہ

و ظاہر لے رہی ہے لیکن گزشتہ چار ہائی سالوں سے پہنچا ہمیں نہیں ملا۔  
**مسٹر ارجمند واس سُکھی** میری گزارش یہ ہے کہ حکومت ہوچتاں کے میں اپنے گزشتہ دو سالوں سے  
آپ نے اقلیتی امور کی شفڑی کا قلمدان سنبھالا ہے آپ کے نئے یعنی کرسچن کیونٹ کے بھول کو ڈسٹرکٹ کوئند  
میں آپ نے کتنا وغایہ دیا؟

**وزیر اقلیتی امور و ظاہر** نہیں ہیں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر تعلیم)** جناب اسٹیکر چونکہ میں انجکیشن کا مسئلہ ہوں اس کی  
قیودی ہی وضاحت میں کردار۔ زکواہ چونکہ صرف مسلمانوں سے کالی جاتی ہے ملما جن سے زکواہ کالی جاتی ہے  
انہی کو ملتی بھی ہے آپ بھی زکواہ کتوائیں تو آپ کو بھی ملے گا۔

**مسٹر ارجمند واس سُکھی** میں اس سلسلے میں یہ بھی کھاتا ہوں کہ جس طرح زکواہ فٹھے ہے کسی اور فٹھے  
مشرے میرے خیال میں آپ اقلیتی بھول کو ظاہر دے سکتے ہیں۔

**حاجی محمد شاہ مروان زئی (وزیر سماجی بہبود)** میں اس سلسلہ میں وضاحت کرتا ہوں کہ زکواہ  
چونکہ مسلمانوں سے وصول ہوتی ہے اقلیتوں سے وصول نہیں ہو رہی ہے۔ (مدائلت)

**مسٹر ارجمند واس سُکھی** جناب اسٹیکر چونکہ ہمارے غریب نئے بھی ہیں ان کو آپ کس مردے دنیہ  
دیں گے؟

میں وزیر اقلیتی امور سے سوال کر رہا ہوں اس لیے وہ ہی مجھے جواب دیں۔ کیونکہ گزشتہ دو سالوں سے آپ  
نے وزارت کا قلمدان سنبھالا ہے۔

**وزیر اقلیتی امور** میں نے پہلے بھی کہا کہ فیڈرل گورنمنٹ یہ فٹھے رہی تھی۔

**جناب ڈپٹی اسٹیکر** جانسن صاحب آپ میں اس میں سوال یہ ہے کہ آپ نے صرف زکواہ کے  
ہارے میں پوچھا ہے۔ آپ دیکھیں آپ کے سوال میں کھاہے کہ "یا حکومت اقلیتی بھول کو بھی اس قسم کے  
و ظاہر دینے پر غور کر رہی ہے یا نہیں۔" اس کا جواب انہوں نے آپ کو دے دیا ہے آپ کو زکواہ نہیں دی  
جا دیں۔

**مسٹر ارجمند واس سُکھی** میری مرض یہ ہے کہ پائی پائی ہزار ہو ہاتی بھول کو دی جاتی ہے میں کسی انتظام  
کے بغیر کسی کلاس سے لفڑی نظر کرتا ہوں یہ نئے بھی اس صوبہ ہوچتاں کے نئے ہیں آفران بھول نے بھی پڑھ لکھ

کراس مک کی تھیو ملن کرنا ہے یہ ان کا حق ہے وزیرِ تعلیم کے پچھے ہیں آپ کے پنجھی بھی ہیں۔  
نواب محمد اسلام رئیس ایمنی (پرانگت آر آرڈر) جناب اسٹینکٹر ہر سوال پر معزز اور اکین حرف تین  
ٹھنڈی سوال کر سکتے ہیں لیکن ٹھنڈی تقریب نہیں کر سکتے ہیں میں محسوس کر رہا ہوں کہ معزز رکن بھی ٹھنڈی تقریب کر رہے  
ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسٹینکٹر** جانسن صاحب وضاحت کریں کیا اس کے لیے کوئی مدد ہے۔

**وزیرِ اقتصادی امور** میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں یہ صوبائی حکومت زکواۃ فڑھ سے وظائف دے  
رہی ہے۔ لالا میں سمجھتا ہوں زکواۃ میں ہمارا حق نہیں ہے کہ ہم نیدرل گورنمنٹ سے نہیں مل رہا ہے ہماری  
کوشش ہے جاری ہے کہ ہمارے پھول کو بھی وظیفہ ملتے۔

**جناب ڈپٹی اسٹینکٹر** یعنی ابک نہیں مل رہا۔

**وزیرِ اقتصادی امور** جی۔

**میر عبدالکریم نو شیروانی** اگر صوبائی حکومت یا وفاقی حکومت کوئی وظیفہ اقتصادی پھول کو نہیں دے  
رہی تو وزیر موصوف اپنے فذذ سے دے دیں۔

**مسٹر ارجمند واس بگٹی** نو شیروانی صاحب بڑی صہافی۔ بڑی صہافی میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ کس مدد  
سے دیں، ہر حال آپ پھول کا خیال رکھیں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر)** میں بھی کہم نو شیروانی صاحب سے ایگری کرتا ہوں۔ یہاں  
اللہتیوں کے مبڑی ہیں ارجمند واس صاحب ہیں۔ سنت سگھے صاحب بھی وہ اپنے اول پہنچ فذذ سے رقم مخصوص  
کریں خالی فذر کا فذذ نہیں ہے بلکہ اقتصادی ارکین کو بھی پہلاس پہلاس لاکھ روپے ملتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسٹینکٹر** جی یہ سوال ختم ہو گیا ہے۔

**مسٹر ارجمند واس بگٹی** آپ ترقیاتی فذذ سے دے سکتے ہیں۔ فیر ترقیاتی فذذ سے نہیں دے سکتے۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر)** اسپیشلی (Specially) ایگر کیش کے لیے ہم دے سکتے ہیں  
میں نے ایک کیش کے لیے فذذ سے ایک عرب بس فریدی تھی۔

**جناب ڈپٹی اسٹینکٹر** اگلا سوال۔

X<sup>۶۰۰</sup> **مسٹر ارجمند واس بگٹی** کیا وزیرِ اقتصادی امور از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۲ء کے بجٹ میں وزارت اقتصادی امور کے لیے کس قدر رقم مختص کی گئی تھی اور  
ذکورہ رقم کن کن مدت میں خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے؟  
وزیر اقتصادی امور وزارت اقتصادی امور حکومت پاکستان نے سال ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۲ء کے صوبائی  
بجٹ میں اقتصادیوں کے لیے کوئی رقم مختص نہیں کی۔

**مسٹر احمد داس بگٹی** جناب اپنیکرا صاحب صحنی سوال ہے کیوں؟ آپ اقتصادیت کے وزیر ہیں کیوں؟  
**وزیر اقتصادی امور** جناب والا! اس کو جواب یہ ہے کہ سابقہ جو حکومتیں رہی ہیں اور ساتھ ریکارڈ  
کو دیکھایا تو کسی نے بھی اس فنڈز کے لیے کوئی خاص اپرووچ نہیں کی البتہ وہ جو آپ کو فنڈز طے ہیں یا جو ہمیں ملے  
ہیں وہ ہیں۔ مزید ہماری حکومت سے اس سلسلہ میں ہاتھ چیت ہمل رہی ہے کہ ہم اقتصادیوں کی کوئی الگ بنیادی  
ضورت ہے جو ہم حکومت سے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے پہلے مجھے کوئی اس کی مثل نہیں ملی چیز  
میں سامنے رکھ کر کلمہ (Claim) کرتا۔

**مسٹر احمد داس بگٹی** جناب اپنیکرا! میرا یہ دوسرا صحنی سوال ہے جب وزارت اقتصادی امور کا قلم  
وان بھی آپ کے پاس ہے آپ نے اس دو سال میں اقتصادیوں کے لیے کوئی فنڈز منظور کروائے یا نہیں؟  
وزیر اقتصادی امور جناب والا! تو آپ سوکھے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

**مسٹر احمد داس بگٹی** جناب والا! تو آپ سوکھے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔  
وزیر اقتصادی امور جی ہاں سوکھے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

**مسٹر جعفر خان مندو خیل (وزیر تعلیم)** (پرانٹ آف آڈر) میں نشر موصوف سے اس بات کی  
وضاحت چاہوں گا کہ کیا اقتصادیت پاکستانی یا بلوچستانی نہیں ہیں کہ ان کے لیے الگ فنڈز دیے جائیں۔ مسلمانوں کو  
بھی کوئی اچیل فنڈز نہیں ملے ہیں۔ تمام کویکس ان فنڈز ملے ہیں چاہے وہ مسلمان ہو، ہندو ہو، سکھ ہو یا یہ مسالہ ہو  
سب کو اسی ایک ہی طریقہ کی سوتیں حاصل ہیں۔ ہمارے ملک میں کوئی امتیاز نہیں ہے یہ پاک و مدن ہے اس میں  
ہم نے کوئی فرق نہیں رکھا ہے۔

**مسٹر احمد داس بگٹی** جناب اپنیکرا آریبل مشرابیو کیشن کی بات کے حوالے سے میرا ایک صحنی  
سوال ہے۔ جب Reserve میں رکھتے ہیں اقتصادیوں کے لیے فی اوارڈس میں۔  
جناب اپنیکرا ارجمند صاحب یہ صحنی سوال کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ صحنی سوال ہو سکتا

۔۔۔

**مولانا عبد الغفور حیدری (وزیر)** جناب والا! جو نکہ اس وقت مسئلہ کچھ اس قسم کا چل لکھا اقليتوں کے بارے میں۔ جہاں تک اسلامی تعلیمات ہیں وہ بھی ہی واضح ہیں کہ جہاں اقلیتیں ہوں۔ ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے اور وہاں ان میں غربا ہوں مسکین ہوں اور ان کی کفالت کی ذمے داری بھی اسلامی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ یہ سن کر مجھے بھی افسوس ہوا جیسا کہ متعلق مشرفوں کا تھا۔ میں کہ پسلے بھی ان کے لئے کوئی فذذ مختص نہیں کیے گئے تھے اور اس لئے میں نے بھی ظہماں نہیں کی ہے۔ یقین جانعے اگر یہ بات ہماری شنیدہ میں آتی اور کم از کم ہم تک یہ بات پہنچتی تو ہم ضرور۔ ان کا ساتھ دیتے اور اقلیتوں کے لئے فذذ مختص کرتے ٹھیک ہے زکوٰۃ کا مسئلہ ایک الگ مسئلہ ہے لیکن اقلیتیں بھی یہاں کے باشندے ہیں ان سے تکسیز (Taxes) لیے جاتے ہیں تو ان کا اور ان کے بچوں کا بھی حق بتتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انہیں وظائف دیے جائیں اور ان میں جو غریب ہیں اور یہو ہیں اور ان کی بھی صحیح معنی میں مدد کی جائے۔ کیونکہ وہ یہاں کے باشندے ہیں۔ اس بارے میں ہم اقلیتی وزیر کے ساتھ بالکل تعاون کریں گے اور جب کابینہ کی میٹنگ ہوگی تو ان کے موقف کا ساتھ دیں گے کہ یہاں کی اقلیتوں کے لئے بھی فذذ مختص کیے جائیں۔ وہ بھی یہاں کے باشندے ہیں۔ شکریہ۔

**مسٹر ارجمند واس گنجی** جناب والا! میں آزیبل مشریک ایلوٹ کا ہنگزار ہوں اور انہیں خراج قسمیں چیل کرتا ہوں اور افسوس ہیش کرتا ہوں اپنے مشریق اقلیتی امور کو کہ آج تک انہوں نے یہ بات کا کابینہ میں بھی نہیں رکھی۔ دکھ کی بات ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ مشریک کے "اب میں نہایت اختصار سے کام لوں گا۔

**جناب ذی پی ایسٹریکٹر** اس سوال پر اب کافی بحث ہو چکی ہے۔ اس سوال پر اتنی بحث نہیں ہوئی ہا ہیے تمی۔

**جناب عبد الغفور حیدری** جناب والا! جیسے کہ ہمارے مشریق نے حوالہ واکہ ۱۹۸۸ء میں بھی ہماری ایک حکومت تمی اس میں ہمارے محترم سوال کشیدہ.....

**جناب ذی پی ایسٹریکٹر** جناب مولانا صاحب یہ سوال کا حصہ نہیں ہے۔ ان پاولوں کو آپ اسمبلی سے ہا ہر کریں۔ مسٹر ارجمند واس گنجی سوال نمبر ۴۰۳

**مسٹر ارجمند واس گنجی** جناب ایسٹریکٹر آپ فوراً "تمہی بجا دیتے ہیں۔ جناب ایسٹریکٹر صاحب اقلیتیں

اپ کی ہیں۔ اس صوبے کی ہیں یہاں کی مٹی نے انہیں جنم دیا ہے۔

**جناب قریبی اچیکر** جناب ارجمند اس سوال ایوان میں آگیا اور اس پر آپ کے فتحی سوال کا جواب بھی آپ کو دے دیا گیا۔ اب آپ پارہار سوال نہ کریں۔

**ارجمند اس بگشی** جناب والا سوال نمبر ۴۰۳

**X ۴۰۳ مسٹر ارجمند اس بگشی** کیا وزیر اقلیتی امور از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ کے فتحی اور تعیینی اداروں میں اقلیتوں کے لئے مخصوص سیٹوں کی ادارہ وار تفصیل دی جائے۔

(ب) گزینہ دو سالوں کے دوران اقلیتوں کے لئے مذکورہ مخصوص نشتوں پر منتخب (Selected) بچوں کے نام بمحض ولادت اور رہائشی اصلاح کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر اقلیتی امور**

(الف) مذکورہ سوال کا تعلق محکمہ تعلیم سے ہے تاہم مخصوص سیٹوں کے ادارہ وار تفصیل متعلقہ محکمہ سے حاصل کی جائے پر فراہم کی جائے گی۔

(ب) ایسا

**مسٹر ارجمند اس بگشی** جناب اچیکر! اس بات میں مسٹر اقلیتی امور نے اپنے کندھوں سے اٹھا کر یہ مسٹر اسٹلے ایجوکیشن فشی کے حوالے کر دیا ہے۔ چلیے یہ بات آپ کی مان لیتے ہیں آپ کی اقلیت کے بچے ہیں۔ کل کو آپ ہی نے دوست لینے کے لئے ان کے دروازوں کو دستک دیتا ہے۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ ایجوکیشن فشی سے متعلق ہے۔ جناب والا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ بھی تو فشیوں آپ کو پیسی دن دیا گیا ہے اور اب آپ یہ کہتے ہیں کہ اس کا تعلق ایجوکیشن فشی سے چلیے گئی آپ کی مریضی۔ کل کو آپ کو بھی دوست کے لئے باکران کے دروازوں کو دستک دیتا ہے اور اس کا ہوا وہ آپ سے خود پوچھیں گے۔

**جناب قریبی اچیکر** (اگلا سوال نمبر ۴۰۳ ارجمند اس بگشی صاحب کا ہے۔)

**X ۴۰۴ مسٹر ارجمند اس بگشی** کیا وزیر اقلیتی امور از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں اقلیتوں کی ایک ایسی خاصی تعداد آہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا ہوا اثبات میں ہے تو اس بجٹ ۱۹۷۲ء میں اقلیتوں کی فلاخ و بہواد اور بحالی

سکھلیے کس قدر رقم حصہ کی گئی ہے تفصیل دی جائے؟

۸

وزیر اقتصادی امور

(الف) اقتصادی طبائع کے تابع کے متعلق مکمل تعلیم سے جو اعداد اکٹھے کیے گئے ان کے مطابق کل ۷۱۷۰  
ٹلباز پر تعلیم ہیں۔

(ب) وزارت اقتصادی امور حکومت پاکستان نے ابھی تک اپنے بجٹ سے اقتصادیوں کی للاج و بہود اور بحالت کے  
لیے صوبائی بجٹ میں کوئی رقم فتح نہیں کی ہے اور نہ ہی صوبائی حکومت نے اندر میں ہارہ اوقاف کے بجٹ میں  
رقم دی ہے۔

**مسٹر ارجن داس بگشی** جناب اسٹاکر! اضمنی سوال ہے کہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے جتنے بھی  
قوی اسلحی کے ممبران ہیں اس سے قبل اقتصادیوں کے لیے کتنا فدراز دیا کیا اور اس فدراز میں سے بلوچستان کی اقتصادیوں  
کو کتنا فدراز دیا کیا۔

**وزیر اقتصادی امور** جناب محترم ارجن داس صاحب! بچھلے سے بچھلے مادہ فیدرل ائمڈائیزری کو نسل کی  
یونیورسٹی میں آپ تشریف فیض میں لائے تھے ہم نے اپنے اس موقف کو ہاں بیٹھل اسلحی کے ممبران کے سامنے اٹھایا  
ہے۔ گزشتہ دنوں میں وہاں ان سے دعاوارہ مل کر آیا ہوں اور ان سے وعدہ لے کر آیا ہوں کہ اس میں ہمارے  
 حصہ کی جو رقم بھی سے بلوچستان کے صوبے کے لیے وہ ہمیں دیں اور انہوں نے وعدہ بھی کیا ہے۔

**جناب اسٹاکر!** جناب ارجن داس صاحب آپ نے یہ ان سے سوال کیا ہے کہ مرکزی حکومت  
سے یا بیٹھل اسلحی کے جو ممبران ہیں۔ یہ آپ کے سوال کا حصہ نہیں تھا۔

**مسٹر ارجن داس بگشی** جناب والا! میری عرض یہ ہے کہ ان کو بچاں بچاں لاکھ روپے دیے جائے  
ہیں اور بلوچستان کی اقتصادیوں کے لیے وزیر موصوف صاحب نے یا تو کوشش نہیں کی یا بلوچستان کی اقتصادیوں سے وہ  
ہمدردی نہیں رکھتے آج دو سال گزرے ہیں اب جب کے میرے خیال میں آخری خدا غنواتستہ یہ کھیل نزدیک ہائج  
چکا ہے اب آپ کیا لے کر دیں گے۔ دو سال میں آپ نے نہیں لیا تو آپ کیا لیں گے۔

**وزیر اقتصادی امور** جناب والا! محترم ممبر سے میری گزارش ہے کہ دو سال گزرتے گئے لیکن آپ  
شروع سے یہ بات کر رہے ہیں کہ یہاں ڈرامہ ختم ہونے والی ہے ہمیں تو ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی ہے۔ آپ  
کے سوال کا جواب میں نہ دے دیا ہے۔ مزید آپ اضمنی سوال بچھئے۔

**مسٹر ارجن داس بگشی** جناب والا میرا اضمنی سوال ہے کہ آپ نے للاج و بہود اور بحالت کے لیے کیا

کو ششیں کی اس صوبائی حکومت بلوچستان کے توسط سے؟

**جناب ذیلی اسپیکر** مسٹر جانسن اشرف انہوں نے تفصیل مانگی ہے۔ آپ مرکز کو چھوڑ دیں آپ انہیں اپنی تفصیل دیں۔

**مسٹر ارجمند اس بھٹی** جناب اسپیکر! آپ اس وقت جسٹس ہیں میرا سوال جزو ب میں بالکل واضح ہے۔ جناب میں سوال کرتا ہوں حکومت بلوچستان کے حوالے سے اور یہ پڑے جاتے ہیں حکومت پاکستان کی طرف میں یہ سوال کروں گا کہ وزیر اقليٰ امور اپنی وزارت سے مطلقاً ہیں؟

**جناب ذیلی اسپیکر** مسٹر ارجمند اس جزو ب میں واضح لکھا ہے کہ صوبائی بحث میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

**جناب ذیلی اسپیکر** آپ نے جواب پنے سوال میں پوچھا ہے اس کا تو جواب آجیا ہے۔  
**مسٹر ارجمند اس بھٹی** جناب میری وزیر اقليٰ امور سے گزارش ہے کہ انہوں نے اب تک اقليٰ کے لیے کیا کیا ہے جیسا کہ وزیر پبلک ہیلتھ انہینی گنگ خفرو جیدری صاحب نے بھی کیا ہے؟

(مسٹر جانسن اشرف) وزیر اقليٰ امور جناب والا! میری معزز ممبر سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں ہم نے پوری کوشش کی ہے اور پرنس والے بھی گواہ ہیں اور پرشریف فرمائیں میں اپنے طور پر اس کے لیے کوشش کرتا رہا ہوں اس میں کہیں کامیابی ہوئی ہے اور کہیں قانونی وجہ سے رکاوٹ ہوئی ہے کیونکہ آپ ہی لوگوں نے اس قسم کی رسم یا کوئی راستہ نہیں طے کیا تھا میرے لیے مشکل ہے کہ میں فوری طور پر کوئی نئی جمیس لاڈ اور فوری طور پر منظور کرالوں۔ میں اس کے لیے کوشش کر رہا ہوں۔

**نواب محمد اسلم ریسیمانی** جناب والا! معزز ممبر اقليٰ کے بارے میں بست دلچسپی لے رہے ہیں ان کے پاس اقليٰ کے لیے تجویز ہیں اور زیادہ فکر مند ہیں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اور ہر آجائیں اور اقليٰ امور کے قلمدان کو خود سے سنبھال لیں۔

**مسٹر ارجمند اس بھٹی** جناب والا! ہم نے کون سارستہ مشین نہیں کیا ہے۔  
**مسٹر جانسن اشرف وزیر اقليٰ امور** جناب والا! یہ آپ خود کیلئے لیں کہ کون سارستہ مشین نہیں کیا ہے اور اس سلسلے میں ہم نے تو کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں۔

**مسٹر ارجمند اس بھٹی** جناب والا! ہم نے تو ہر بار اقليٰ امور کے وزیر صاحب کے پاس

گزارش کی ہے کہ آپ کچھ دردہانشیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** مسٹر جانسن انہوں نے اپنے سوال میں یہ کہا ہے کہ صوبائی بحث سے آپ کو کتنا فلاٹ ملا ہے اور اس کی تفصیل ماگلی ہے آپ کو پچاس لاکھ ملا ہے یہ پوچھتے ہیں۔  
مسٹر جانسن اشرف وزیر اقیمتی امور نہیں جناب انہوں نے پچاس لاکھ کے متعلق نہیں پوچھا ہے۔

**مسٹر اجمن داس بگٹی** جناب میری گزارش ہے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں اس مطالبہ میں حمایت کریں تاکہ آپ کے حقوق برآمد ہوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** آپ مل کر تعاون کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اگلا سوال مسٹر اجمن داس بگٹی

**X ۴۰۵ مسٹر اجمن داس بگٹی** کیا وزیر اقیمتی امور از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تعلیمی اداروں میں اقیمتی بچوں کی ایک کمی تعداد زیر تعلیم ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا بواب اثبات میں ہے تو ان بچوں میں سے میراث کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے سرکاری خرچ پر کتنے بچوں کو بیرون ملک بھیجا گیا ہے تفصیل دی جائے؟

**وزیر اقیمتی امور** (الف) تعلیمی اداروں سے گزشتہ سال کے اکٹھتی طلباء کی درخواست برائے وظائف وصول ہوئی تقریباً یہی تعداد کل طلباء کی ہو گی جن کا تعلق اقیمتوں سے ہے۔

(ب) مگر تعلیم بلوچستان ہے اس سوال کا تعلق ہے مگر ہذا سے جملہ کو اکف حاصل کیے جانے ایوان کی اطلاع کے لئے بھجوائے جائیں گے۔

**مسٹر اجمن داس بگٹی** جناب والا! میری وزیر اقیمتی امور کی میرہ لائیں گے آپ کے پاس اعداد شمار نہیں ہیں تو کب تک لائیں گے۔

**مسٹر جانسن اشرف وزیر اقیمتی امور** مجھے اگلے اجلاس تک وقت دے دیں تعلیمی ادارے دور دراز علاقوں تک پہلی ہوئے ہیں اور آپ کی اطلاع کے لئے ہم ۳۱ تاریخ تک اور ہر نہیں تھے دیے بھی نہ کھنس ایڈنٹیکرو (Facts and Figures) ہمارے پاس نہیں تھے۔ ہم اکٹھنے کے تاریں گے۔

**مسٹر اجمن داس بگٹی** خدا کرے ایسا ہو۔ دیے آئید درست آئید۔ شکریہ۔

### رخصت کی درخواستیں

**جناب ڈپٹی اسپیکر** سیکریٹری اسیبلی صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

**مسٹر محمد حسن شاہ، سیکریٹری اسیبلی** سردار شاء اللہ زہری صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ بارہین المذاان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

☆ **جناب ڈپٹی اسپیکر!** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسیبلی** جناب محمد صالح بھوتانی نے اطلاع دی ہے کہ اسپلہ کے پارشوں کے علاقہ کے درے پر بیان کے حق میں ۱۸ اگست کی رخصت منظور کی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسیبلی** سردار میرجا کرخان ڈوکی نے اطلاع دی ہے کہ باری کی وجہ سے آج کے اجلاس سے حاضر ہونے سے قاصر ہیں لہذا ایک یوم کی رخصت منظور کی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**سیکریٹری اسیبلی** یہ رخصت کی درخواستیں محمد طاہر لونی۔ حاجی علی محمد نو تیزی۔ درخواستیں بھیجی ہیں یہ درخواستیں دیرے سے موصول ہوئی تھیں۔ ۱۸ تاریخ کے لیے ان کی رخصت کی درخواست ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** میر علی محمد نو تیزی صاحب تحریک التوانہ پیش کریں۔  
تحریک التوانہ

**حاجی علی محمد نو تیزی** جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں حاجی علی محمد نو تیزی رکن صوبائی اسیبلی بلوجہستان اس تحریک التوانہ کا نوش دیتا ہوں کہ مورخہ ۷ اگست ۱۹۹۷ء کو تلتان شربازار میں شدید آتش روگی کے باعث پچاس دکانیں جل کر جاہ ہو گئیں جس سے ایک اندازے کے مطابق ۸۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے

**متأثرین کو فوری طور پر مالی امداد فراہم کی جائے لہذا اس بیلی کی کارروائی روک کر اس عوای مسئلہ پر بحث کی جائے۔**

**جناب ڈپٹی اسپیکر** تحریک التوا کا نوش دتا ہوں کہ مورخ ۷ اگست ۱۹۹۶ء کو تفتیش شربازار میں شدید آتشزدگی کے باعث پچاس دکانیں جل کر تباہ ہو گئیں جس سے ایک اندازے کے مطابق ۸۰ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے متأثرین کو فوری طور پر مالی امداد فراہم کی جائے لہذا اس بیلی کی کارروائی روک کر اس عوای مسئلہ پر بحث کی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** میر صاحب اپنی تحریک التوا کے بارے میں بتائیں یہ کیسے تحریک التوا فتنی ہے۔

**میر علی محمد نو تیزی** جناب والا! جیسا کہ میں نے اپنی تحریک التوا میں کہا ہے کہ وہاں شدید آل گلی ہے ہم نے اس کی اطلاع اسنخت کشہ کر دی ہے اور ہم نے اس کا اندازہ لگایا ہے کہ وہاں اسی لاکھ کا نقصان ہوا ہے میری گزارش ہے دزیر اعلیٰ اور ہمارے معزز ارکین سے کہ وہ اس کے نقصان کے ازالہ کے لیے یہ تحریک منظور کریں تاکہ وہ اپنی دکانیں دوبارہ آپاد کر سکیں۔ شکریہ۔

**مسٹر ارجمند اس بگشی** میں اس تحریک التوا کی تائید کرتا ہوں اور اس بات کی وضاحت کروں گا کہ بلوچستان کا کوئی بھی علاقہ ہو چاہے وہ چافی کا ہو چاہے ٹوب کا ہو چاہے وہ کمران کا ہو سبی کا ہو، چاہے کبھی ڈوبیٹن کا ہو یا کسی بھی ڈوبیٹن کا ہو ہمارا یہ فرض بتا ہے کہ آسمانی اور ارضی آفات زندہ لوگوں کی ہمیں مدد کرنی چاہیے معلوم نہیں کہ سنپر فائنس مشرنواب صاحب ہیں یا سرور خان کا کڑ صاحب ہیں اخبار کے حوالے سے تو مختلف تفاصیلات ہیں ہم عرض کریں گے کہ یقیناً "اس تحریک کو منظور کیا جائے اور ان کی مدد کی جائے۔

**میر عبدالکریم نو شیرودی (وزیر)** جناب اسپیکر جو نکہ میں ان کے پڑوس میں ہوں اور ہمارا پارٹر بھی ایک ہے ہمارے حکومت کے مدین جمل کوئی آتشزدگی ہوتی ہے یا سیلاب آتا ہے ریلیف فنڈ ہوتا ہے یا کرش پروگرام ہوتے ہیں میں چاہتا ہوں اس لئے حکومت کرش پروگرام (Crash Programme) سے وہاں ہمارے دو کانڈاروں کی ہو حالت ہے اور اس دفعہ لوکنڈی میں جو تباہی آئی جس کا انہوں نے مجھ سے ذکر کیا ان علاقوں کے لوگوں کا کافی نقصان ہوا جن کی دکانیں تھیں ان کا سامان جاہ ہو گیا ان میں پنجان بلوچ اور پارسی بھی ہیں میں چاہتا ہوں اگر ہو سکے تو کرش پروگرام سے ان کی مدد کی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** ہاشمی صاحب کیا آپ اس سلطے میں کچھ فرمائیں گے؟

**مسٹر سعید احمد بھاشمی (وزیر)** جناب اسپیکر میری روپنڈو نظر سے گزارش ہے کہ وہ اس سلطے میں

جازہ لے اور حکومت کو ایک روپرٹ پیش کرے اور اس پر کارروائی کرے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** تحریک التوانہ برما آنگری کا لگنا ایک اتفاقی حادثہ ہے اور حکومت مالی مدد حالات کو دنظر رکھ کر فراہم کرتی ہے کیونکہ یہ واقعہ تحریک التوانہ کے زمرے میں نہیں آتا لہذا اس پر بحث کی اجازت نہیں دی جاسکتی اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔ جی تحریک التوانہ جناب حاجی ملک کرم خان خجک صاحب پیش کریں۔

**حاجی ملک خان خجک** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں اس تحریک التوانہ کا نوٹس رکھتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ سبی میں مورخ ۱۸ اور ۲۰۔۸۔۱۹ کے درمیانی شب کو مولہ دھار بارش کی وجہ سے شدید درجہ کا سیلاپ آیا جس کے نتیجے میں کافی کچے مکانات اور کھڑی ہوئی فضلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ مکانات گرنے کی وجہ سے کافی لوگ بے گھر ہو گئے۔

لہذا اس بیلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر!** تحریک التوانہ جو پیش کی گئی ہے کہ میں اس تحریک التوانہ کا نوٹس رکھتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ سبی میں مورخ ۱۸ اور ۲۰۔۸۔۱۹ کے درمیانی شب کو مولہ دھار بارش کی وجہ سے شدید درجہ کا سیلاپ آیا جس کے نتیجے میں کافی کچے مکانات اور کھڑی ہوئی فضلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ مکانات گرنے کی وجہ سے کافی لوگ بے گھر ہو گئے۔

لہذا اس بیلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

**حاجی ملک کرم خان خجک** جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سارے بلوچستان میں سیلاپ سے نقصانات ہوئے ہیں یہ اخبارہ، انیں تاریخ کی شب کو جو بارش ہوئی ہے اس سے بڑا سیلاپ آیا ہے، سبی شہر اور اس کے اس پاس کے گاؤں تک کو نقصان پہنچایا ہے اور مکانات اور فضلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے، مہمانی کر کے حکومت موقع کا ملاحظہ کرے اور بارش کے نقصان دہندگان کو معاوضہ دیا جائے میں اس الیوان سے پر نور اکیل کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور فرمایا جائے۔

**مسٹر ارجمند اس سینئر** جناب اسپیکر ہمارے معزز ساتھی نے جو تحریک پیش کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ جناب اسپیکر یقیناً یہ آپ کی مبارک نظر ہوں سے گزر ہو گا کہ سبی اور اس کے نواحی علاقوں میں بارش نے چاہی چاہوی سینکڑوں مکانات زیمن بوس ہوئے سب سے زیادہ نقصان خجک

گاؤں کو ہوا ہے جناب اسٹیکر صاحب ہم اپنے ملکہ انتخاب میں سے یقیناً یہ ایک منصب نمائندے کا فرض بتاتے ہے کہ اپنے حوالہ کے دکھ درد اور ان کی تکالیف اور ان کے سائل اس ایوان میں پیش کرے اور پھر اس موقع کے تحت ایک معزز ممبر کوئی تحریک لاتا ہے کہ موجودہ حکومت اس کی طرف توجہ دے یقیناً "اس میں کوئی بیک نہیں کہ بلوچستان کے دوسرے ملکوں میں بھی بارشوں نے تباہی مچادی ہے جس سے لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے میں اس تحریک کی تائید کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ ان کی تحریک کے حوالے سے سبی اور اس کے علاوہ جمال جمال بارشوں سے نقصانات ہوئے ہیں ان سب کو آپ کے حوالے سے جناب اسٹیکر اور ایوان کے حوالے سے ہم اس وقت حکمران طبقے کے نوٹس میں یقیناً "لامیں گے کہ آپ ان کی طرف توجہ دیں ان کو اپنے دو (Imporve) کریں اور ان کو بحال کریں) ہٹریہ۔

**جناب ڈپٹی اسٹیکر** ہاشمی صاحب آپ اس ملکے میں کچھ فرمائیں گے۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر)** جناب اسٹیکر معزز ارکین حکومت کی نوٹس میں یہ مسئلہ لانا چاہتے تھے اور متعلقہ ڈسٹرکٹس اور ڈسٹرکٹ بھجٹریٹ.....

**جناب ڈپٹی اسٹیکر** میر صاحب آپ سے سوال نہیں ہے آپ بیٹھ جائیں۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر)** تو وہ رپورٹ میں آجائیں اور یہ شہ کی طرح حکومت کا درروائی کرے گی معزز ارکین حکومت کی نوٹس میں لانا چاہتے تھے اور روز یہ ریونو کے نوٹس میں آگیا ہے۔

**جناب ڈپٹی اسٹیکر** حیدر خان صاحب آپ اس ملکے میں کچھ کہنا چاہتے تھے۔

**مسٹر عبدالجمید خان اچکزئی** جناب اسٹیکر میں یہ عرض کروں گا کہ ٹریوری ہنجز اس ملکے میں کچھ غاموش بیٹھے ہوئے ہیں سارے پشتوں علاقوں میں "خصوصاً" "ثوب"، "قلعہ سیف اللہ" زیارت اور رسی میں طوفانوں اور حالیہ بارشوں سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے میرے خیال میں اس کو ایسے ہی لپ سروس (Lip Service) کے ذریعے نہیں کیا جائے بلکہ اس کے لیے ٹھوس اور جامع پروگرام ہونا چاہیے سارے علاقوں کی سروے ہوئی چاہیے خاص کر ثوب اور ان علاقوں میں ان سب معاملے میں اشک آف پوینش (Stock of Situation) لیں وہاں سے لوگوں کی مسلسل وفاکتیں آری ہیں ایک جامع پروگرام ہونا چاہیے سارے پشتوں علاقوں کے لیے یہ حکومت یا اگر بلوچستان کی بس کی بات نہیں ہوئی تو مرکزی حکومت سے اپنیل کی جائے بلکہ مچھلے دنوں اخبارات میں خبریں پار بار آئیں کہ نواز شریف اور ان کی کابینہ نے اور بعض وزیروں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ پشتوں علاقوں

میں بھی جملہ پار ہوں اور سلاب سے نقصانات ہوئے ہیں ان کا ازالہ کیا جائے گا اب نہ ازالہ کا پتا ہے اور نہ پوکرام کا پتا ہے نہ یہ ہتا ہے کہ اس سلسلے میں کیا ہوا ہے میرے خیال میں ٹریوری ہجڑ سے اُنہیں اس سلسلے میں لیکن واضح پوکرام لانا چاہیے کہ وہ اس سلسلے میں کیا کر رہے ہیں۔

**جناب اللہ عاصم اللہ صاحب۔**

**مولانا حصین الدین (وزیر)** جناب اُنیکر جیسا کہ خان صاحب نے فرمایا ہے "اس سال سلاب کے بڑی جاتی معاوی ہے اور ہم نے اسلام آباد جا کر وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کی اور انہیں تباہی تھا کہ بلوچستان میں فضلوں کے نقصانات ہوئے ہیں لورا بھی بھی ہم ان کے نوش میں لائے تھے کہ بلوچستان پر قباق نہیں ہے کہ جس سلسلے میں چار فصلیں ہوتی ہیں بلکہ سال میں ایک نسل ہوتی ہے جو کہ جاہ ہو جکی ہے اور بلوچستان کے حوالہ پوری امداد کے سبق اور محتاج ہیں انہیں لدار دی جائے صرف میں نے اکیلے میں وفاقی وزیر خزانہ سے بھی ملاقات کی تھی انسوں نے مجھے تجویز دی جسکہم وزیر اعلیٰ صاحب سے اُسکعن (Discuss) کریں گے انسوں نے کہا تھا کہ آپ بلوچستان کی حکومت تحریکیں اور جو علاقے جاہ ہو گئے ہیں ان علاقوں کو تحریکیں اور آفت زدہ قرار دیا جائے اور اس کے بعد مرکزی حکومت کو سفارشات کیجیے جائیں اور انشاء اللہ جب وزیر اعلیٰ صاحب تھنچ جائیں گے تو اس سلسلے میں ان سے بات کریں گے کیونکہ ہمارے پورے بلوچستان میں اس سال نقصانات ہوئے تھے۔ صوبائی حکومت اس پوزیشن میں نہیں کہ پورے بلوچستان کے لیے رسیف فڈ سے پیے دیں اس وجہ سے ہم نے مرکزی حکومت سے رجوع کیا اور مرکزی حکومت نے وصہ کیا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ مرکزی حکومت ہم سے تعاون کریں گی تھکری۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچکزی** جناب اُنیکر اس سلسلے میں میں مولانا صاحب سے یہ پوچھتا چاہوں گا کہ بلوچ علاقوں میں باقاعدہ ایک خاص مخصوص فڈ کی نشاندہی کی ہے۔ اس طرح ہمارے پتوں علاقوں کے لیے کپوں نہیں ہی نہیں کی گئی۔ یہ مرکز کی بائیں ہے پکڑیں۔ سید می بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو کچھ رقم فی الحال غارضی طور پر دنیا چاہیے۔ بعد میں جب آپ کی تحریکیں رپورٹ ہنی ہے۔ وہ توقیت لیتا ہے۔

**مولانا حصین الدین (وزیر)** جناب اُنیکر خان صاحب اگر مرکزی حکومت کو ہدایات دیتا چاہے تو یہ فٹک دے دیں۔ ہم نے مرکزی حکومت سے ان علاقوں کی بات کی جن کے ہمارے میں ہمیں علم تھا۔ انسوں نے باقاعدہ طور پر جو طریقہ کار اس سلسلے میں ہمیں ہدایت دی ہے انشاء اللہ ان پر عمل کریں گے۔

**جعفر خان مندو خیل (وزیر)** جناب اسٹیکر حمید خان صاحب نے ایک بات کا ذکر کیا ہے کہ کچھ علاقوں کو بطيئف فنڈ دیتے گئی ہیں تو میں اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کچھ علاقوں میں فنڈ دیتے گئے ہیں لہذا باقی علاقوں میں بھی دیا جائے۔ اسی پتھر (Pattern) پر سروے رپورٹ بعد کی بات ہے۔ اگر فنڈ نہیں دیتے گئے ہیں تو مشریون تو اس کی وضاحت کریں۔

**میر محمد علی رند (وزیر)** جناب اسٹیکر جن علاقوں کے تھناں کی رپورٹ ہمیں لی ہم نے ان علاقوں کے کشوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تفصیل رپورٹ ہمیں بیچ دیں تو اس کے بعد ہم مرکزی حکومت سے رجوع کریں گے کہ وہ ہمیں فنڈ دیں تو پھر انشاء اللہ ہم باقی علاقوں کو بھی فنڈ دے دیں گے۔

**جناب ذیلی اسٹیکر** مولانا صاحب آپ حضرات نے بحث کی ہے۔ یہ تحریک التوا کا حصہ نہیں تھا۔ میں صرف اسلامی ہدایت کی ہمیاد پر ہم نے آپ حضرات کو موقع دیا کہ آپ اپنی آرائی حکومت تک پہنچا دیں۔ تحریک التوا کے ہمارے میں قواعد و انقباط تھا مدد نمبر دے، ہمے واضح ہے۔ قادوں نمبر ۲۰۷ میں وضاحت کی گئی ہے کہ تحریک التوا کس قسم کے معاملات پر ہوتے ہیں۔ لہذا معزاز ارکین سے گزارش ہے کہ وہ قواعد کو مد نظر رکھ کر تحریک التوا پیش کیا کریں تاکہ ایوان کا وقت نیایع نہ ہو۔ سیالاب اور شدید ہمارشون سے تھناں قدری امر ہے۔ حکومت اپنے وسائل کے مطابق اقدامات کرتی ہے۔ لہذا یہ معاملہ تحریک التوا کے زمرے میں نہیں آتا۔ اس لیے اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

**جناب ذیلی اسٹیکر** قرارداد نمبر ۱۸ اور ۱۹ اگست کو پیش ہوئی اور اکثر معزاز ارکین نے اس پر اظہار خیال بھی کیا تھا اب بحث کو سینئی ہوئے قرارداد کو نہ شناہی ہے جن معزاز ارکین کو اظہار خیال کا موقع نہیں ملا تھا۔ لہذا وہ "محضرا" تقریر کریں کیونکہ اس پر پہلے بہت بحث ہو چکی ہے۔ اس دن خان صاحب تقریر کر رہے تھے کہ اجلاس ملتی ہوا لہذا خان صاحب اپنی تقریر دوبارہ شروع کر دیں۔

**میرزا ز محمد خان کھمتران** جناب اسٹیکر اس بحث میں میں بھی حصہ لینا چاہتا ہوں۔ میں محضرا کچھ بھلنا چاہتا ہوں اس کے بعد خان صاحب اپنا اظہار خیال کریں۔

**جناب ذیلی اسٹیکر** کھمتران صاحب تقریر مختصر کریں۔

**میرزا ز محمد خان کھمتران** جناب اسٹیکر پر سوں بات ہو رہی تھی۔ کہ مسئلہ پورے لوچستان کا ہے۔ یہ ایک علاقے کا نہیں۔ اس طرح اگر ہمارے ملک کا ایک حصہ یا صوبے کا کوئی حصہ ڈسٹریکٹ رہے گا تو باقی صوبے

پر بھی اس کے کافی اثرات مرتب ہوں گے اس پر مجھے یاد آتا ہے ایک ہوم فشر کے آفس کے سامنے کھڑا تھا کہ دس بارہ گاڑیوں پر بلکہ اس سے زیادہ قصیں ان پر رائٹ لائنر اور دیگر اسلیف تھے۔ بعد میں پہاڑلاکہ افغان روگز (Refugees) کو کوئی لیدر جا رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہمارے لا اینڈ آرڈر کنٹرول کرنے والی ایجنسیوں کو ان پر توجہ دینیا چاہیے۔ محمود خان اچنڈی کو بھی کافی مشکلات میں ڈالا ہوا ہے۔ اس شخص کا بلوچستان میں خاص کر پشتوں علاقوں میں بہت اچھا مقام ہے تو اس طرح کے لیدر ہوں کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے تو یہ ایک زیادتی ہوگی۔ کیونکہ عام طور پر جب چیف فشر کے پاس یا ہوم فشر کے پاس قویہ کما جاتا ہے۔ کہ ایف سی نے یہ کیا ایف سی نے وہ کیا۔ وہی سی یا اے سی نے طرف داری کی تو اس سلسلے میں میری تجویز یہ ہو گی کہ ہمار پانچ صینے کے لئے گلستان کو فوج کے حوالے کیا جائے کیونکہ سندھ جمال حالات قابو سے باہر ہو گئے تھے پچھلے کچھ مہینوں سے آری کو ہند اور (Hand Over) کریا گیا تو اب حالات کافی پر سکون ہے۔ فوج کسی کی طرف داری نہیں کرے گا اور اس پر کنٹرول ہو گا اور ہاتھ صوبے پر اس کے انتہے اثرات پریس گے۔ ٹھکریہ۔ میر عبدالکریم نو شیر و افی (وزیر) جناب اسٹیکر چھپے کہ ہمارے دوست نے کہا کہ گلستان کو فوج کے حوالے کو دیکھنے میرے خیال میں فی الحال فوج کی کوئی ضرورت نہیں کہ اس کی نیک اپ Take-Up کریں بلکہ اس کے ملیٹیاپ کافی ہے۔ آپ فوج کو دعوت دے رہے ہیں حالانکہ فوج لے ۷۴۳۷ کے بعد زیادہ تر حصہ اس نے پاکستان پر حکومت کی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسٹیکر** کرم صاحب یہ سوال جواب نہیں لدا آپ تشریف رکھیے۔ **مسٹر عبدالحمید خان اچنڈی** جناب اسٹیکر میں ان معزز اراکین اسمبلی کامل سے ٹھکر گزار ہوں گھوں نے اس معاملے میں دچکی لی ہے۔ چونکہ اس معاملے کا تعلق مجھے ہے محمود خان سے ہے اور میرے خاندان سے ہے۔ جمال تک اس قرارداد کا تعلق ہے۔ مجھے یقین ہے کہ مولا نا صاحب نے اس کو نیک نتیجے سے پیش کیا ہے۔ اس میں اتنا کوئی غرض نہیں اور وہ نیک نتیجے سے یہ چاہتے ہیں کہ اس مسئلے کا کوئی سدھا ب کیا جائے اور کوئی حل نکل جائے۔ اس پر ان کا ٹھکر گزار ہوں کہ وہ قرارداد ایوان میں لے آئے گمراہ باتیں ایسی ہیں میں سمجھتا ہوں اس قرارداد کے متن میں ہے اور مولا نا صاحب نے غیر ارادی طور پر وہ باتیں کہیں جو اس مسئلے کو غل کرنے کی وجہے منید البحادیں گی۔ اسی طرح ہمارے معزز اراکین نے مختلف تجویز پیش کی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ فوج کے حوالے کیا جائے یا کوئی کہتا ملیٹیا نمیک ہے دراصل مارشل لاء کو دعوت دیتا ہے۔ فوج کے ذریعے یا کسی

اور حوالے سے۔ یہ اس مسئلے کا حل نہیں۔ جس طرح میں نے عرض کی ہے کہ کچھ غیر ارادی طور پر کسی گئی جو اس مسئلے کو اور الجھادیں گے۔ جس سے مزید جاہی ہوگی جناب والا میں جو باتیں کرتا ہوں کہ یہاں پر غیر ارادی طور پر جو الفاظ تا ان تینکنیکل ہیں اس قرار داد کے متن کی لاٹی میں اس میں مثلاً ”یہ ذکر کیا گیا کہ یہ دو قبائلی گروہ کی لاٹی ہے اگر یہ دو قبائلی گروہوں کی لاٹی ہوتی تو اس میں ہمارے مخالفین ان اقوام کی جو شہزادی ہے نہ ہبیزی ہے کو تکلیف نہ دیتے جو دوسرے قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کو کیوں تکلیف دیتے ہیں ان کی موڑیں کیوں المعاکر بھاگ جاتے ہیں ان کو کیوں قتل کرتے ان پے کیوں تشدد کرتے ہیں ان پاتوں کا کسی نے نوش نہیں لیا لیا لذا میں یہ کیوں گا کہ یہ دو گروہوں کی لاٹی نہیں ہے بلکہ یہ سوچے سمجھے منسوبے کے تحت ہمارے سیاسی پروگرام کو روکنے کے لئے ایک قبیلے کو ہمارے خلاف اسلامیا کیا ہے سید ہمی سادی ہات یہ ہے کہ ہمارے دفتروں پے کیوں جملے ہوئے اگر دو گروہوں کی لاٹی ہے تو کوئی میں یا پیشیں میں یا اور مقالات پر پارٹی کے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان کو اذیتیں دی گئی ہیں ان کی موڑیں کو ضبط کیا گیا ہے ایک دو نہیں دس نہیں تین نہیں یہ شواہد موجود ہیں کہ ہماری پارٹی کے آدمی جس کا جھڑپ سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کو مارا نیا گیا ہے اور پارٹی کے دفتروں پے جملے کیے گئے ہیں اگر یہ دو گروہوں کی لاٹی ہے آگے ہل کر میں اس کی تفصیل دوں گا مولانا صاحب کو اس سلطے میں کہ یہ دو گروہوں کی لاٹی ”قطعاً“ نہیں ہے نہیں ہے اس میں دو گروہ الوالو (Involve) ہیں مگر اس وقت ہمارے مقابلے میں ہمارے اپنے گاؤں میں جملہ لاٹی ہمارے ساتھ ہو رہی ہے آپ اس کو دو گروہوں کی لاٹی کہتے ہیں جو ہمے مقابلے میں اس وقت اس قبیلے کے جس کو ہبیزی کہا جاتا ہے اس کے لوگ ہمارے گاؤں میں نہیں ہے کل داخلہ اور پارٹی ہمی امور کے وزیر گئے انہوں نے شاید وہاں پر کچھ تفصیلات معلوم کی ہیں ہمارے گاؤں میں ہمارے خلاف جو صرف آرا ہیں وہ افغان صہاجر ہیں گورنمنٹ کو سب پتا ہے ایڈیٹریشن کو پتا ہے یہ سب دنیا کو پتا ہے کہ ہمارے خلاف وہاں پے صہاجر صرف آرائیں اور ان صہاجروں میں ہمارے قبیلے کے لوگ بھی ہیں حیدر زی جو ان صہاجروں میں حصہ لے رہے ہیں مہان زی لے رہے ہیں ڈسٹریکٹ کے نہیں گر ہمارے قبیلے کے لوگ اور اس لاٹی میں وہاں پر حصہ لے رہے ہیں الجی یہے میں یہ کہتا ہوں کہ اس کے اپنے سیاسی مضرات ہے اور ان کو اپنے ان سیاسی مضرات کے سیاق و سبق میں دیکھ کر فکے اس معاملے پر سوچا جائے آپ کی نیک نیت پے مجھے شک نہیں ہے آپ چاہتے ہیں کہ اس معاملے کا کوئی راستہ نکل آئے کسی طریقے سے اور میں مولانا صاحب کو یقین دلاتا ہوں اس پاؤں کو یقین دلاتا ہوں کہ نہ ہمارے خاندان نہ ہمارے قبیلے نہ ہماری پارٹی کے کسی فرد کی کسی قسم کی نیت ہے لاٹی

کی نہ کسی حتم کے کشت و خون کا یا جاہی کایا بد لے کا ہارے اس قسم کے کوئی ارادے نہیں ہیں مگر جب حالات اس قسم کے آپ کے خلاف ہلاک کر کے اسکے کیے جاتے ہیں کہ آپ کو پھر انہی مداخلت کے لیے کچھ کرنی پڑتی ہے اور مولا نا صاحب نے اپنے دو قرار دادوں میں دو گروہوں کا لکھا ہے یہ تو آپ کی سب سے بڑی تینی میں غلطی ہے کہ آپ باہر سے معاملے کو دیکھتے ہیں آپ کو اندر سے اصل حرکات کا پتا نہیں ہے کہ اس معاملے میں کیا ہو رہا ہے اور اس میں گورنمنٹ کی بعض ایجنسیاں ملوث ہیں ہمارے پاس شواہد موجود ہیں اور اس کی بڑی بھی تفصیل ہے میں اس وقت حکومت کا نتھ ضائع نہیں کروں گا کہ ساری تفصیل اس کو ہتاوں مگر ہماری فکاہت یہ ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ اس معاملے میں پوری غفلت بر تر رہی ہے بلوچستان گورنمنٹ اس معاملے میں جو وہچی اس کو لیتی چاہیے وہ نہیں لے رہی ہے جیسا کہ میں نے آپ سے ابھی عرض کیا تھا کہ ہمارے خلاف صادر صفت آرائیں آخر یہ کیماں کہ ہے یہ کیسی جموروت ہے کس ادارے کے پاس ہم جانے کہ ہمارے خلاف افغان صادر صفت رہے ہیں اور انہوں نے جو کارنا میں اسلام کے لیے دکھلائے وہ عیمہ بحث ہے مگر سو اس پر ہے کہ اس کے علاوہ میرے گاؤں میں وہاں سے صادر صفت کر کے میرے خلاف رہتے ہیں اس کے علاوہ جب قندھار کے ہوائی اڈے کو لوٹا گیا تو وہاں سے اسلحہ کے لوڈر کسکان کان لائے گئے وہ اس قبیلے کے آدمی ہیں جو اپنے آپ کو افغان شہری کہتے ہیں جن کو یہاں سے پاکستان میں پناہ دی گئی اس لیے کہ وہ مجبور ہو کر افغانستان سے آئے تھے اب تو افغانستان کی مجبوری بھی نہیں رہی یہ لوگ سکان کان میں جو ہم کا ایک پہاڑی علاقہ ہے وہاں پر انہوں نے کیپ بنایا ہوا ہے صادر صفوں کا اور وہاں سے دو تین سو آدمی ابھی جو دو تین دن پسلے ہوائی ہوئی ہے وہ قندھار سے اسلحہ لا کر کے سکان کان سے یہ اسلحہ لا کر کے گلتان میں ہمارے خلاف یہ دو تین سو آدمیوں نے یہ کیا اور یہ اپنے آپ کو صادر صفت کتے ہیں اور افغانستان سے ان کا تعلق ہے۔

**مسٹر فشی محمد** (پاکستان آف آرڈر) اجنب اسیکر اساحب میں ان کی بات نہیں کاٹا چاہتا لیکن اس کو آپ نے للتوی کیا تھا وزیر صاحبان نہیں تھے برآہ کرم اپنے وزیروں کو بلائے اور اس کو اس لیے للتوی کی تھی کہ وزیر صاحبان اس بات کو نہیں ابھی آپ لوگ آٹھ وزیر ہیں اور اگر ہم لوگ پھر راہ رہ جائیں تو کورم ثبوت جائے گا برائے کرم اپنے وزیروں کو بلائیں اور انہا کورم پورا کریں۔

**مسٹر عبدالحسید خان اچکزئی** منشی صاحب کی بات کافی حد تک درست ہے کیونکہ وزیر صاحب اس اہم معاملے میں جبکہ قرار داد پیش ہے اور سارے ایوان کی یہ آراء ہے کہ اس معاملے کا کوئی حل اور سدھا باب ہوتا

چاہیے اور اس معاملے میں وہ ہمارے کیس کو سننے کی حد تک تیار نہیں ہے فتنی صاحب کی میں پر زور تائید کرتا ہوں کہ انہوں نے بروقت یہ معاملہ انھیا۔

**مسٹر فتنی مجدد** سرمیرے کئے کے بعد بھی ایک وزیر صاحب ہاہر کل گیا یہ بات سننا نہیں چاہتے اور میرے خیال میں باقی بھی جائیں گے براہ کرم آپ سمجھنی بجا ہیں اور اس کو بلا کیں گا کہ یہ لوگ سن لیں۔ میرزا الفقار علی مکسی (وزیر داخلہ) سرو قندے دین ہم بھی چائے پی کر آ جاتے ہیں یہ بھی چیزیں ہمارے ساتھ دیتے ہیں بھی کورم نوٹے والا ہے۔

**جناب ذیلی اسٹیکر** یہ ان کو لینے گئے تھے۔

**مسٹر عبدالحید خان اچکزئی** جناب عالی میں یہ عرض کر رہا تھا اس وقت ہمارے خلاف معاجرین صرف آ را ہے اور باقاعدہ اس کا تابتاہندھا ہوا ہے۔

**جناب ذیلی اسٹیکر** خان صاحب اس بارے میں آپ اپنی تجویز دیں کہ یہ جو قرارداد ہے صرف امن و امان کے بارے میں ہے اور جس کو نقصان پہنچا ہے۔

**مسٹر عبدالحید خان اچکزئی** جناب اسٹیکر میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا کو شش کروں گا کہ یہ جتنا مختصر ہو کر سکوں مگر یہ وہ باتیں ہیں جو اس الیوان کو جانے کے لیے انتہائی ضروری ہیں مولانا صاحب کے اس پوائنٹ پر کہ مولانا صاحب نے یہ غلطی غیر ارادی طور پر کی ہے مگر یہ غلطی ہے یہ جو قرارداد انہوں نے یہاں پر پیش کی ہے۔

**مولانا عبدالباری** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسٹیکر صاحب۔

**جناب ذیلی اسٹیکر** مولانا صاحب آپ کو موقع دیا جائے گا۔

**مولانا عبدالباری (وزیر)** جناب اسٹیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر کا معنی ہے کہ میں جو کچھ بولوں بول سکتا ہوں۔

**جناب ذیلی اسٹیکر** مولانا صاحب آپ کو پورا موقع دیں گے اس کی بات آپ نہ کائیں پھر آپ کی بات کث جائے گی اور یہ سوال وجواب نہیں ہے ہر ایک کی اپنی رائے ہے آپ بیٹھ جائیں۔

**مولانا عبدالباری (وزیر)** انہوں نے کما کہ سیاسی پارٹیاں یا افغان نمایاں ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے حیدر زئی اور حبیبی کا جگڑا تھا اور پھر یہ حیدر زئی خاندان نے اس کو وسیع کر دیا سارے پشتونخواہ کے جو درکریز ہیں یا

پارٹی ہے جو ہے وہ کسی بھی قوم سے تعلق رکھتا ہے سب کو بلا گیا اور اس میں ملوث کر دیا گیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے قومیت سے اور پر کر کے سیاسی پارٹی کو خلیل کر دیا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ لیکن یہ دو قوموں کا جھگڑا ہے اور میں نے جو قرارداد پیش کی ہے اور میرے خیال میں خان صاحب کا ذاتی قوی اور ان کی سیاسی پارٹی کا فائدہ اس میں ہے اور خان صاحب کا ہمیشہ منفی ڈھن ہے وہ بات تک نہیں سمجھتے اور جہاں تک یہ بات ہے کہ انہوں نے ہمارے دفتروں پر جملے کیے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کے درکاروں کو آپ نے ملوث کر دیا اور آپ نے گلستان میں سارے پشوتوں خواہ کے جو درکرزوں کو بلا یا ٹوپ سے کوئی نہ سے بلکہ (مداخلت)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** مولانا صاحب آپ ذرا میری بات نہیں پھر پورا کریں آپ اگر پائیج منٹ بعد بات کر لیتے تو آسمان نہیں گرتا اگر دس منٹ بعد یہ کر لیتے تو کیا ہوتا آپ بیٹھیں (مداخلت)  
**مسٹر عبد الحمید خان اچنزی** مولانا صاحب کچھ بات یہ ہے کہ آپ کا کلیبر (Calibre) بھی ہے کہ

آپ مجھے

**جناب ڈپٹی اسپیکر** خان صاحب آپ اپنی قرارداد کے بارے میں بولیں مولانا صاحب اور آپ آپیں میں بحث نہ کریں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچنزی** اسپیکر صاحب آپ میں اس کو اس طرح سے ثابت کرتا ہوں کہ یہ سیاسی کیسے ہو اجب احمد خان اور اس کے دو بیٹوں کا قتل ہوا اس سلسلے میں مولانا امیر زمان نے ایک لست پیش کی جو ایک شخص نے اس کے حوالے کیا تھا کہ اس کو اس بیبلی میں پڑھا جائے اس میں بہت سی تھیک باتیں بھی قصیں اور بہت غلط باتیں بھی اب میں آپ کو یہ بتلاتا ہوں کہ اس سارے معاملے کے یہچے اس کو اتنا گھبیرنا اس کو اتنا خراب کرنا اور یہ کشت و خون کے ذریعے مولانا عبد الباری کی پارٹی کا ایک اس میں مخصوص محل ہے۔

**مولانا عبد الباری** پرانگ آف آرڈر جناب اسپیکر۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** خان صاحب آپ کسی کو نام نہیں لے سکتے ہیں۔ (شور)

**مولانا عبد الباری** میں بھی تحریکیں بیٹھا تھا اور.....

**جناب ڈپٹی اسپیکر** مولانا صاحب یہ اسمبلی ہے اسمبلی کے وقار (شور) جناب مولانا صاحب ذرا ایک منٹ یہے غیرت والا لفظ کا روای سے حذف کر لیا جاتا ہے۔

**مولوی عصمت اللہ (وزیر)** مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں خان صاحب کا اس

لقط پر اعتراض ہے کہ انہوں نے دو گروہوں کی لڑائی بتائی ہے اب یہیہ کے لیے ایک لڑائی ہوتی ہے ایک لڑائی کے مضرات ہوتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** مولانا صاحب ادھر ایسا لگتا ہے کہ آپ اور خان صاحب فریق ہیں آپ ان جیزوں کو میرے خیال میں کم نہیں کر رہے ہیں بیٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں اگر آپ لوگوں کو عوام سے دلچسپی ہے اس کے بارے میں آپ ان کے وہ پہلو اختیار کریں تاکہ لوگوں کو امن ملے آپ یہاں لڑتے ہیں تو (شور)

**مسٹر عبد الحمید خان اچنزی** میں یہ ثابت کروں گا (شور)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** نہیں آپ امن کے بارے میں تجویز دے دیں آپ آپس میں نہ لڑیں خان صاحب آپ میری گزارش سنیں ادھر آپ ایسا کریں کہ یہ قرارداد جو انہوں نے پیش کی ہے آپ ایک منٹ کے لئے میں بات سنیں آپ اسی پہلو پر رکھیں (شور)

**خان صاحب مولانا صاحب آپ** بیٹھیں (شور)

خان صاحب آپ ایک منٹ میری بات سنیں آپ اس قرارداد کے اس پہلو کو لیں تاکہ آپ لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچے اور امن و امان کی طرف آپ نشاندہی کریں آپ غیر پاریمانی الفاظ استعمال نہ کریں (شور) نہیں آپ دونوں سمجھو دار انسان ہیں آپ نام نہ لیں پھر انشاء اللہ مولوی صاحب نہیں انھیں گے آپ کسی کا نام نہ لیں۔ (شور)

اس بیلی کی کارروائی سے غیر پاریمانی الفاظ حذف کیے جاتے ہیں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچنزی** (پتوں میں گفتگو کی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** ہاں مولانا صاحب کسی کو ہیئت نہ کریں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچنزی** اسپیکر صاحب دراصل یہ شور اس لیے چاہرے ہیں کہ جب محمد خان ہبہوئی اور ان کے لذکوں کا قتل ہوا تو ایک میرا رشتہ دار ہے اس کا نام مولانا زمان اچنزی بعض لوگ ان کو الحاج کہتے ہیں یہ کسی زمانے میں ان کی پارٹی کا آدمی تھا اب ان کی پارٹی سے نکل چکا ہے میرا عزیز ہے اور اس سلسلے میں آپ کو اختیار نہیں ہے نادہ تو میرا عزیز ہے آپ کا کیا تعلق ہے۔ میں قلعہ سیف اللہ کی بات نہیں کر رہا ہوں میں مولانا زمان کی بات کر رہا ہوں الحاج مولانا زمان (شور)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** کرم صاحب آپ بیٹھیں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچخنی** اب بات یہ ہے جناب اسٹیکر صاحب کے معاملہ اس وقت شروع ہوا جب ملازمان 'ملائی' اور ملاعلی آغاز یہ تھیں (شور)

**جناب ڈیٹی اسٹیکر** خان صاحب آپ ایک منٹ مجھے دیں۔ خان صاحب آپ دیکھیں آپ ایک سمجھدار انسان ہیں اس بارے میں آپ نے ہمارے ہمارے کام کے بلوچستان میں یا ہمن میں Law and Order کا مسئلہ ہے آپ صرف اس کے حل کے لئے آپ سوچیں کہ اس کو کیسے حل کیا جائے۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچخنی** اسٹیکر صاحب مولانا امیر زمان نے اپنی تقریب میں باقاعدہ نشاندہی کی ہے ان کیسون کی اس میں مولانا زمان کو کیا تکلیف ہوئی ہے دوسرے لوگوں کو کیا تکلیف ہوئی ہے وہاں پر جو غیر حیدری اور غیر ہبزی ہیں ان لوگوں کو کیا تکلیف ہوئی ہے اگر اس جیزے کے متعلق میں نہ بولوں پھر میں کس.....

**جناب ڈیٹی اسٹیکر** آپ بولیں اس کے حل کے لئے بھی سوچیں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچخنی** جو انفارمیشن ہے ملाचاب نے استاذ پڑھی ہے یہ میرے ساتھ پڑے ہیں اب میں یہ سارے ایوان میں اس کو تقسیم کروں گا یہ ملازمان کے لڑکے کا ایک خط ہے جو انہوں نے مولانا نور محمد سعیدو ان کی پارٹی کا کوئی ممبر ہے اس کے نام لکھا ہے جس نے اپنے باپ پر گواہی دی ہے کہ اس کے باپ کے کیا کرتوت ہیں اور آج تک علماء نے یہ بات نہیں اٹھائی ہے کہ اس کا لڑکا اپنے باپ زمان خان کے خلاف وہ دئے رہا ہے دوسری بات یہ کہ بعض لوگوں کو اب میں کوئی پھر وہ داڑھی کی بات آجاتی ہے جب میں کسی اور کی داڑھی کا ذکر کرتا ہوں پھر یہ لوگ اٹھ جاتے ہیں۔

**مولانا عبد الباری (وزیر)** داڑھی والی بات نہ کریں اپنے ہاتھ پر رحم کریں داڑھی کے ہارے میں پھرنا بولیں۔ (شور)

**جناب ڈیٹی اسٹیکر** خان صاحب مولانا صاحب آپ مجھے ایک منٹ دیں۔ (شور)

میں نہیں وہ داڑھی کا نام نہیں لے گا آپ بیٹھیں مولوی صاحب۔ (شور)

دوشیروالی صاحب آپ بیٹھیں مولانا صاحب وہ تو میں اس کو تاؤں گا حیدری صاحب آپ مجھے ایک منٹ دیں آپ بیٹھیں آپ کو موقع دیں گے مولانا صاحب اسمبلی کی کارروائی سے اس کو حذف کیا جائے۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچخنی** اس بات کا سخت تو شہ لایا جائے جو خیبری کی سنت میں اپنے کرتوت پھاتے ہیں۔

**بِحَنَابِ ذُبْيَى اَسْمَىكَر** خان صاحب مولانا صاحب آپ مجھے بات کرنے دیں میں اس کو سمجھتا ہوں خان صاحب آپ مولانا کو خود اٹھاتے ہیں۔ خان صاحب یہاں سوال جواب نہیں ہے۔  
**مسٹر عبد الحمید خان اچنگنی** اب میں اس شخص کے بارے میں اتنا بتلانا چاہتا ہوں جو مولانا امیر زمان نے اس کے بارے ذکر کیا ہے میں صرف اتنا بتلانا چاہتا ہوں کہ اس شخص نے اپنے پیاز اد بھائیوں کی جائیداد پر تقدیر کیا ہوا ہے یہ شخص گورنمنٹ کے آدمیوں کی گمراہی میں اپنا سارا اگر کا سامان کو نکلے گیا ہے۔

**بِحَنَابِ ذُبْيَى اَسْمَىكَر** خان صاحب آپ کے سوال کا جواب ہے۔ گورنمنٹ کی گمراہی کے باوجود وہ وزیر اعلیٰ کے پاس آیا کہ میرا اتنا کروڑوں کا نقصان ہوا ہے یہ بات بھی ہوتی جا رہی ہے میں زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتا ہوں میں صرف اتنا کہوں گا کہ مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ غیر حمید زمی اور غیر ہبھیزی کی ان لوگوں کے بارے میں تکلیف آپ سے زیادہ محسوس کی ہے ان لوگوں کے آباؤ اجداد نے ہمارے ساتھ وقت گزارا ہے اگر میں علا م صاحبان کو میری طرف سے میری وجہ سے یا میرے خاندان کی طرف سے اگر نقصان پہنچا ہے آپ جو سلسلہ کریں سارے آگرے میں دیکھ جاتے ہیں ہمارے علاقوں میں اب بھی یہ بات کرتا ہوں کہ پوائنٹس میں زیادہ ہیں یہ بہت زیادہ وقت لے گا۔ میں مختصرات کرتا ہوں جان تک صلح و صفائی کی تجویز کا تعلق ہے قرار داو کامتن میں جرگہ کا سلسلہ ہو یا کوئی اور تصدیق ہو میں اپنے خاندان کی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سب کی طرف سے یہ بات واضح طور پر کہہ دوں ہم نے آج تک کسی میرہ کسی مرکے کی مصالحت کرنے کو آج تک ہم نے یہ جواب نہیں دیا کہ ہمیں آپ کی کوششی منظور نہیں ہیں ہمارے پاس ولی خان کا جرگہ آیا گورنمنٹ کی طرف سے کسی جرگے آئے بلوجستان کے پشتونوں اور بلوجوں کے جرگے آئے بلوجستان کے نوابوں اور سرداروں کے جرگے یہاں تک اچنگنی، کاکڑ، ترین اور سیدوں کے جرگے آئے خدا کو اے ہم نے کس جرگے کو آج تک یہ نہیں کہا کہ آپ کا جرگہ ہم کو منظور نہیں۔ ہم نے کسی میرہ کسی مرکے کی مخالفت نہیں کی ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں آپ کا جرگہ منظور نہیں، ہم نے سب کو اور ہر جرگے کو یہ کہا ہے لیکن پہلے نیہ بات ثابت کرو یہاں سب سے معنی خیزیات یہ ہے اس ہاؤس میں جنہی باتیں ہیں جتنے بھی لیکھرہ ہوئے سب سے معقول بات جعفر خان مندوخیل نے کی ہے جعفر خان مندوخیل نے یہ بات کہیں کہ پہلا قتل جو ہوا تھا اس وقت اس نشان و نی نہیں کی گئی یہ قتل کس نے کیا اس کے بعد قتلوں کا سلسلہ شروع ہوا وہ قابو سے ہاہر ہے ہم نے ہر طرف سے ہر جرگہ کو صاف طور پر کہا ہے ہمار کہا ہے ہم نے پارٹی کے پلیٹ فارم پر بھی کہا ہے اپنے جلوسوں جلوسوں میں کہا ہے مرکہ والوں کو بھی کہا ہے

گورنمنٹ کے ہر ادارے کو ہر ایجنسی کو کہا کہ پایا ہماری طرف سے کوئی مخالفت نہیں ہے آپ جس طریقے سے بھی اس مسئلہ کو سلیمانی چاہتے ہیں سلیمانیں۔ اب تین طریقے ہیں۔ سب سے پہلے قرآن اور سنن کا قانون ہے اس کے بعد پاکستانی قانون ہے اور تیسرا راستہ پشوون اور بلوچ کے میزہ اور مرکہ کا راستہ ہے حتیٰ کہ آخر میں تحریری طور پر ہم نے لکھ کر اس جرگہ کو جو گورنمنٹ نے بھیجا تھا۔ دے دیا کہ آپ کو اختیار ہے ہم نے ان کو اختیار دے دیا مگر وہ سرافریق اسے اختیار نہیں دے رہا ہے اب یہ بات صاف طور پر سامنے آ جاتی ہے کہ اس میں آپ نے صاف طور پر ہم کو ان کے برابر ثابت کر رہے ہیں کیوں؟ ہم نے تو سب جرگوں کو اختیار دے دیا۔

**جناب ذیلی اپنیکر! اس پارے میں آپ تجویز دیں۔**

**مسٹر عبد الحمید خان اچنزا** اس میں ہماری طرف سے صلح کنندہ کے لیے میں کیا کوں اس میں ہیں مگر حکومتی اداروں سے ہے ابھی حال ہی میں گلستان میں جو لڑائی ہوئی اس میں ہمارے قبیلے کی دو تین قبیلی ہیں مگر ہم اس کے بعد ملیشیا آئی ملیشیا نے آگر جو کروار ادا کیا بلکہ ڈیڑھ سال پہلے سے یہ سلسلہ آ رہا ہے جانیں ضائع ہوئیں اس کے شواہد اور لشیں موجود ہیں اگر میں یہ سب آپ کے سامنے لاوں تو میرے پاس اتنا ٹائم نہیں میرے پاس اس کے شواہد اور لشیں موجود ہیں اگر میں یہ سب آپ کے سامنے لاوں تو میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے میرے خیال میں یہ اسلامی مجھے نہیں چھوڑے گی بہر حال پھر بھی میں کچھ کہتا ہوں کرانے کے غیر ملکی نام نہاد افغان صا جرین نے عنایت اللہ کاریز گلستان میں حملہ کرنا جس کو حکومتی ادارے جانتے ہیں آپ بھی جانتے ہیں جوں میں سانحہ ستر افغان صا جرین عنایت اللہ کاریز گلستان میں گرفتار کر کے بغیر مقدمے کے سات آٹھ میں بعد رہا کرنا ہماری ایڈیٹ فنٹریشن نے یہ حرکتیں کی ہیں اور اب اس سلسلے میں کر رہے ہیں۔ ہمارے خاندان کے معززین ہیں جب ہمارے یا ان کے آدمی گرفتار ہوتے ہیں تو ہماری ایڈیٹ فنٹریشن کہتی ہے ہمارے خاندان والیں کو ہمارے آدمیوں کو کہ آپ کو رٹ سے رجوع کریں ہمیں کو رٹ سے رجوع کرنا پڑتا ہے اس لیے ہمارے خاندان کے آدمیوں کو ہمیشہ تین چار دفعہ گرفتار کیا تو ان کو سیشن بچ اور ہائی کورٹ نے رہا کیا ہے لیکن ان کے سانحہ ستر آدمیوں کو ہمیشہ ایڈیٹ فنٹریشن کے آرڈر کے تحت رہا کیا جاتا ہے یہ ساری جانبدارانہ حرکتیں ہیں۔ میرے بھائی سعید خان کے قاتلوں کو اے سی منکور بگتی نے چند کوڑیوں کے عوض اور حکام بالا کی بد احتیت پر یعنی دس دس ہزار کی خلافت پر رہا کیا یہ شخص اس سے قبل اس کے علاوہ ہیروئن اور چس کے کیس میں والٹن (Wanted) ہے یہ بات آپ کے سامنے ہے آپ دیکھیں جس آدمی کے گھر سے ایک لاکھ سانحہ ہزار روپے نڈلے اس کوئی وی پر بھی دکھایا گیا۔ اس کو بغیر کسی مقدمے کے دس ہزار روپے کی خلافت پر اے سی منکور بگتی نے رہا کیا یہ ریکارڈ پر ہے پیشیں جملے سے

اس قیدی کو مخلوک بھئی نے اور پولیس کی گرفتاری میں رات کو گاؤں پہنچایا جاتا تھا اور صحیح وابس لایا جاتا تھا۔ ذی سی نے اس کی انکواڑی کی اور ان لوگوں کو موقع پر کپڑا اکیا اس کو بغیر خانت کے رہا کیا گیا۔ ان میں عبدالستار قابل ذکر ہے جو قتل کا ملزم ہونے کے باوجود ہنسے ذی سی پیش نے گرفتار کیا اور پھر اس کو دو دن بعد رہا کیا یہ شخص یوزن کا حوالدار بھی ہے اور گلا لیے ہائی ایک غیر ملکی افغان باشندہ ہے جو وچھے ذیزدہ دو سال سے حمید زنی قبیلہ کے قبضہ شدہ مکانات میں گلستان کاریز میں انت رسانی کا سیل چلا رہا ہے اور دس غیر حمید زنی بندوں کو اس میں نارچہ کیا گیا۔ مولا ہامیر زمان صاحب کی لست نہیں یہ لوگ شامل نہیں ہیں۔ پتا نہیں ان کو کیوں شامل نہیں کیا گیا ہر ایک اس کو جانتا ہے۔ اس میں ایک دچھپ بات یہ ہے کہ گلا لیے۔ میں ذرا پڑھ لوں۔ صحیح طریقے سے کیونکہ اس طرح شاید میں آپ کو سمجھانا سکوں۔ جتاب والا گلا لیے ہائی غیر ملکی افغان باشندہ گزشتہ ذیزدہ سال سے گلستان کاریز میں حمید زیوں کے قبضہ شدہ مکانوں میں انت رسانی کا سیل چلا رہا ہے جس میں تقریباً دس حمید زنی بندوں کو نارچہ کیا گیا ہے ان میں ایک سپاہی بھی شامل ہے۔

**جناب ذیٹی اسٹیکر** خان صاحب یہ ساری باتیں تو ہو گئی ہیں۔ اب اس کا حل سوچیں۔

**عبد الحمید اچھنگی** جناب والا! ایک ملیشیا کے آدمی کو کپڑا۔ اس ملیشیا اس لیے کپڑا کے گلا لیے کے بھائی سے ملیشیا والوں نے ایک راکٹ لاسپر کپڑا تھا اور اس ملیشیا کے سپاہی کو رہا نہیں کیا گیا جب تک وہ راکٹ لاسپر..... دوسرے دن ملیشیا کے آفیسر ان کے مہمان بھی تھے۔ ہمارے ساتھ یہ چیزیں ہو رہی ہیں۔ جب ملیشیا کے آفریدی کو رہا کیا گیا تو اس کے لیے یہ جواز چیزیں کیا گئیں کہ آفریدیوں اور غنی زیوں میں صلح ہو گئی۔ یہ ملیشیا کا آفیسر فرم رہا تھا اس گلا لیے کے بھائی سے کپڑا ہوا اور راکٹ لاسپر بھی وابس کر دیا گلا لیے کا باپ ہو افغانستان میں اپنے آپ کو بریگیڈر کرتا ہے۔ جو لوگی میں گرفتار ہوا اور اب بھی جیل میں ہے اعلانیہ اب بھی کہتا ہے مجھے کریں نے مختیات اللہ کاریز اور گلستان میں جنگ کے لیے بھیجا ہے میرا کوئی کچھ نہیں بکار رکتا ہے۔ یہ وہ پرانیں ہیں جو میں ہاؤس کے دوش میں لانا چاہتا ہوں کہ گلستان کے معاملے میں کیا چیزیں ہو رہی ہیں۔ ڈاکٹر بلال اے سی کے ہادی لے کے بعد غنی زنی کو انکھا کر کے ان سے تقریر کی گئی کہ تم لوگ ہمت مت ہارو تھدر ہو ٹھر تھاری ہے اور حکومت وقت ہماری پشت پر ہے یہ وہ تقریر کرتا ہے غنی زیوں کی محفل میں اور اس میں ہمارا امیر ہو مرکہ جائے گا اور ان کے ساتھ ہمارے یہ نیچے ہوں گے۔ ملیشیا کا آپ کا آفیسر اس بات کو مانتا ہے مختیات اللہ کاریز سے غنی زنی بھو اپنے خاندان پلے گئے ہیں۔ اب ہمارے گاؤں میں غنی زنی ہے ہی نہیں اور ان کے گروں میں افغان کرائے کے

مورچہ بند ہیں اور کپے مورچے نہارہے ہیں۔ لمبیا کا میر کتا ہے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا جب تک سول انظامیہ ہمیں لکھ کر آؤ رہے دے کہ ان کے خلاف ایکشن کرو اور سول انظامیہ کتا ہے کہ ہم نے انہیں لکھ کر دے دیا ہے پچھلے سال جب رمضان میں کراس فائر گک ہوئی تو لمبیا کے ایک بیرونی حیدر زی کے گروں کی ٹلاشی لی اور سات ہندوں کو گرفتار کیا ہمتوں محمود خان کے بھائی احمد خان جن کو بعد میں سیشن کورٹ کی ٹھانٹ پر رہا کیا گیا۔ اس طرح سے اور کئی محالات ہیں۔ پہلی جولائی میں تقریباً ”پندرہ“ میں سلح فیضی زیبوں کو حاجی قاسم خان کے گھرہ ناٹر گک کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا اور ایک رات لمبیا کے قلعہ میں رکھنے کے بعد بعد اسلام کے رہا کیا گیا۔ جناب اپنے صاحب! اس حرم کے کئی واقعات ہیں جو میں ایوان کے نوش میں لانا چاہتا ہوں کہ اس سے ہمارے ساتھ گستاخ میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ لوگوں کی لڑائی میں کھلائی جاسکتی۔ اس درندگی کا لمبیا کے آفیسوں سے آپ اندازہ کر لیں۔ تین چاروں پلے جب ہمارے ایک حیدر زی کا قتل ہوا تو اس وقت سارے گاؤں کا لمبیا کا عاصرو تھا اس جنازہ کو قبرستان تک نہیں لے جاسکتے تھے۔ اسے دہیں مسجد میں دفن کیا گیا اور لمبیا والوں نے اگر اس قبر کی ٹلاشی لی۔ اس قبر کو کھو دا اور مردے کو کالا۔ ہمارے گاؤں میں ہمارے گروں میں گھس کر محمود خان اور خان شہید کے تصویروں کو اتار تار کر پاؤں تلتے رو نہ۔ اب یہ ٹلاشی کا حصہ ہے۔ اب اس گورنمنٹ میں اور اس انظامیہ میں ہم وادو فریاد کس سے کریں وہ جموروت کے دعویٰ دار کمال ہیں جو کتنے ہیں جموروت اور یہ اور وہ۔ دوسری بات یہ کہ غنی زی کا نہ کوئی علاقہ ہے نہ ان کی کوئی جائیداد ہے جیسا کہ مولا نا صاحب نے فرمایا سید کا کڑا اور ترین جن کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ انہوں نے گورنر سے سفارش کی ہے کہ انہیں معاوضہ دیا جائے۔ میں اس کی پر زور تائید کرتا ہوں کہ واقعی ان کو معاوضہ ملنا چاہیے مگر مولا نا صاحب سے یہ کوتاہی ہوئی ہے۔ یہ تکلیف جو ان کو پہنچی ہے یادہ لوگ بیان سے نکلے ہیں وہ ہماری وجہ سے نہیں گئے ہیں۔ بلکہ ہمارے مخالفوں کی حرکتوں کی وجہ سے گئے ہیں اور انہوں نے ہمارا گاؤں چھوڑا ہے۔ ہمارے ساتھ تو وہ سوڈیڈھ سو ماں سے رہ رہے ہیں۔ کبھی ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی ہے۔ اب جو باہر سے افغان مهاجر آئے ہیں ان کی وجہ سے انہیں یہ تکلیف ہوئی ہے تو میں جناب عالی آخر میں معاملہ پذیرا بخوبی ہوتا جا رہا ہے۔ میں آخر میں ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ اس قرار داد کے متن کو ٹھیک کیا جائے اس میں سے یہ گروہی اور یہ قبائلی اور یہ سارے الفاظ ہو جیں انہیں نکال کر اسے ایک نئی ٹھکل دی جائے اور صرف جرگے اور مرکے اور بیان کی گورنمنٹ تک اسے مدد کیا جائے کہ وہ جا کر اس میں اپنی کوششیں کریں اور اس سلسلہ میں کوئی حل نکالیں ہم اس کے

**خلاف قطعاً** نہیں ہیں اور اس کے علاوہ جو میں محدثت چاہتا ہوں اپنے صاحب۔

**جناب ذیلی اسٹریکر** خان صاحب اس بارے میں آپ تجویز دیں کہ کیسے کیا جائے۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچکنی** جناب والا! اس میں ایک دو باشیں ہیں۔ یہ بات تو میں ایوان کے سامنے کافی وضاحت سے عرض کر رکھا ہوں۔ جماں تک قبائلی گروہوں کا تعلق ہے اس میں وہ لوگ بھی ملوث ہو گئے ہیں جن کی گاہیوں گئی ہیں جن پر شدید ہوا ہے جن کا اس گروہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آج کے اخبار میں چس کی ایک بڑی خبر آئی ہے کہ منوں اور ٹلوں چس اس طلاقے سے پکڑی گئی ہے۔ یہ جو مخالف قہیلے ہیں۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں ان کے کروار اور کیریکیشور باتیا بحث ایوان میں کروں کہ ان کا پیشہ کیا ہے یا ان کا کارہار کیا ہے۔ یہ اس کا ایک حصہ ہے مگر یہ چس کے کارخانے ہیں۔

**جناب ذیلی اسٹریکر** جناب خان صاحب یہاں قرارداد پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس مسئلہ کو کیسے نمٹایا جائے اور اس مسئلہ کو کیسے حل کیا جائے۔ اب یہاں پر چس وغیرہ کا ذکر کرنا میرے خیال میں نہیں نہیں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچکنی** جناب والا! یہ بات جو قرارداد کے متن میں ہے کہ اسے فوج یا میشیا کے حوالے کیا جائے ہم نے پہلے ہی میشیا کے ہاتھوں بڑی اونتھیں اٹھائی ہیں۔ ہمارے خاندان کی بڑی بے عزتی ہوئی ہے۔ اس چیز کو بھی اس قرارداد کے متن میں میں سے نکالا جائے کہ گلستان کو فوج کے حوالے کیا جائے۔ جناب والا! اگر آپ نے گلستان کو فوج کے حوالے کیا تو یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔

**مولانا عصمت اللہ خان (وزیر)** جناب والا! آپ خان صاحب سے تجویز لے لیں اگر یہ ساری باشیں غیر معقول ہیں تو ان کے ہاں جو معقول تجویزیں ہیں وہ اُنہیں پیش کریں۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچکنی** جناب والا! آپ نے خود کا کہ قبائلی طرقہ سے اس کا حل ممکن نہیں ہے کل کی تقریب میں سب سے اچھی اور بہترین بات جعفر خان مندوڈیل نے کی کہ آپ اس قتل کے عمرکین کا پتا چلا گئیں۔ اس قتل کا پتا چلا گئیں۔ ہم نے ہر جگہ کو واضح طور پر یہ التیار رہا ہے کہ اگر ہمارے خلاف اس قتل میں یہ مابت ہو گیا کہ ہمارا دوسرا قتل سے بھی راستہ ہے تو..... (معاف فرمائیں)

**جناب ذیلی اسٹریکر** خان صاحب قرارداد میں آپ کا نام نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ اس کا کیسے حل کیا جائے۔ اس بارے میں آپ تجویز دے دیں کہ اسے کیسے حل کیا جائے۔ آپ کا نام اس میں نہیں ہے۔

**مسٹر عبد الحمید خان اچکنی** جناب والا! میں نے اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے اس

کو حل کرنے کے لئے حکومت کو اختیار دے دیا ہے۔ گورنمنٹ نے جرگہ کو اختیار دے دیا  
مخالف فرقہ جرگہ کو اختیار نہیں دیتا۔ اب پشتوں روایت ہے کہ اگر وہ اختیار نہیں دیتا تو جرگہ کو اپنا فیصلہ صادر کرنا  
چاہیے اور یہ تلاف نہ چاہیے کہ اس قتل میں کون ملوث ہے۔ سب سے اہم بات میں اس ایوان کو یہ تلاف نہ چاہتا  
ہوں کہ اس طریقہ سے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ کیونکہ محمد خان همیزی اس کے دلوں کوں کے قتل سے پہلے  
اس کا ایک بھائی دولت خان اور اس کا اپنا بھائی پہلے بھی۔ اپنے قبلے کے ساتھ لواحی میں مارا گیا ہے۔ اس کا بھائی

پہلے مارا گیا ہے کیا اس کا فیصلہ ہوا ہے آج تک؟

**مولانا عصمت اللہ** جناب اپنیکر اب بجکہ خان صاحب کے پاس حل کرنے کی بھی کوئی تجویز نہیں  
ہے تو پھر حکومت سے یہ گہر کرنا کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ ہم نے سمجھیدہ طور پر کہا تھا کہ اس مسئلے کا حل خان  
صاحب کے ذہن اور ان کے مانع میں اگر کوئی تجویز ہے تو یہ قرار داد اس لیے لائی گئی ہے کہ اس مسئلے پر بحث کی  
جائے تاکہ معقول تجویز سامنے آجائیں اگر مولانا صاحب کی تجویز ان کے خیال میں غیر معقول ہیں اور اس مسئلے کا  
حل نہیں ہیں تو وہ اپنی تجویز پیش کریں۔

**جناب ڈیڑی اپنیکر** خان صاحب فکایات بہت ہو چکی ہیں آپ اپنی تجویز دے دیں۔  
**مسٹر عبد الحمید اچنزا** اگر کوئی میرہ مرکہ گورنمنٹ کی طرف سے ہو سکتا ہے اس مسئلے میں  
کوشش کر سکتے ہیں تو اس کی تائید کرتا ہوں مگر یہ دسری جیسی جو اس قرار داد کے متن میں ڈالی گئی ہیں ان کو  
اس سے نکال دیا جائے یعنی فوج کے حوالے کرنا یا ملیشیا کے حوالے کرنا یا اس سے نکال دیا جائے اس مسئلے میں ہم  
نے پہلے بھی اختیار دیا ہے ہم کسی پشتوں جرگے کو رد نہیں کرتے ہیں۔ ٹھکریہ۔

**جناب ڈیڑی اپنیکر** خان صاحب مہمانی۔ ہاں ڈاکٹر صاحب  
**ڈاکٹر حکیم اللہ** جناب اپنیکر میرے خیال میں مجھے سیشن میں اس پر تفصیلی باتیں ہو چکی ہیں میرے  
لے اور زیادہ کرنا مناسب نہ ہو گا لیکن چند باتیں۔ اصل میں جو واقعہ ہوا ہے اس کے محکمات پر نظر ڈالی جائے تو  
اس کے حل کے لیے ہم مناسب تجویز پیش کر سکتے ہیں حاجی محمد خان همیزی اور ان کے دو بیٹوں کا قتل ان پر ہمیں  
افسوں ہے ہم ان کے فاتحہ کے لیے گئے واقعی ایک زیادتی ہوئی۔ اب بات یہ ہے کہ جب ان کا قتل ہوا تو انتقامیہ  
لے کیا کروار ادا کیا؟ قاتل کون ہے کمال ہے دسرے دن تقریباً "ساری دنیا کو پا چلا کدھر ہے یہ انتقامیہ کی سے  
حسی تھی کہ ہیں مچکیں دن کے بعد بھی وہ اصل مجرموں کو گرفتار نہ کر سکی۔ جس سے ہمیں تھک پڑتا ہے کہ وہ اس

کارخ دوسری طرف موزنا چاہئے تھے اور وہ ہو گیا ۲۵، ۲۰ دن بعد دوسرا قتل ہوتا ہے حید خان کے بھائی سعید خان کا۔ اس کا سب دنیا کو پتا ہے کہ اس کے مجرم کون ہیں اور آج تک سب سے پہلے قتل کا مجرم اور دو قتل کا مجرم سب دنیا کے سامنے دندناتے پھر رہے ہیں کیا ہماری عدالت ہماری انتظامیہ ان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ ایک مجرم کو کپڑا جائے ہماری استداو ہے کہ اصل مجرموں کو کپڑا جائے اس کے بعد تو عمل اور رد عمل میں قتل ہوتے رہے جو کہ آج تک ہوتے رہے ہیں اس کے بعد آج تک کمی انسان قتل ہوتے۔ اس کی ابتداء کمال سے ہوئی اس کے مجرم کو نے تھے ان کو آج تک کپڑا کیوں نہیں جاتا ہے اصل مسئلہ یہ ہے پہلے قتل بھائی محمد خان خبیثی اور اس کے دو بیٹے کے قاتلوں کو کپڑا جائے ہمیں سونی صدقیں ہے کہ تمام انتظامیہ تمام سیاسی پارٹیوں اور تمام لوگوں کو پتا ہے کہ اس کے قاتل کون ہیں اور قتل کس نے کیا ہے اور کیا وجہ ہے کہ اس کے قاتل کیوں نہیں کپڑے جاتے ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کے بعد دوسرا قتل ہوا حید خان کے بھائی کا اس کا سب دنیا کو پتا ہے کہ یہ قتل کس نے کیا ہے کیوں قتل کیا قاتل کمال پر ہے کیوں نہیں کپڑے جاتے ہیں اس کے بعد جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہ ان وقوعات کا رد عمل ہے اس کے متعلق ایک فرقہ کرتا ہے اس نے کیا ہے دوسرا فرقہ کرتا ہے اس نے کیا ہے یہ تو پھر بحث ہے لبی چلتی جائے گی اصل جو شروع ہے چاہے وہ محمود خان نے کیا ہے چاہے اس کے بھائی نے کیا ہے یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان کو کپڑا چاہیے کہ کوئی بھی آدمی جو اس قتل میں ملوث ہے اس کو کیوں نہیں کپڑتے ہیں محمود خان اگر قتل میں ملوث ہے تو اس کو کپڑوں اتفاقی اس کو سزاوے دو حید خان بیٹھا ہے دوسرا تیرا سب کو کپڑوں اور آج تک قاتل پھر رہے ہیں اور انتظامیہ نے اس اصلی ذرا سادہ کو چھوڑ کر دوسری طرف موزڈیا ہے اور اس کو ہم سمجھتے ہیں کہ سیاست میں ملوث کیا گیا ہے۔ پہلے ذرا سادہ کے اصل حرکات کیا ہیں اس کے قاتل کا سب دنیا کو پتا ہے اور موجود ہے محمود خان ہو۔ دوسرا ہو تیرا ہو سب کو کپڑا چاہیے ان کو سزا دینی چاہیے ہم اس کی تائید کرتے ہیں یہ دورے مسئلے ہیں اس کے رد عمل میں دس ہوئے پانچ ہوئے یہ دوسرے مسئلے ہیں اور بعد کی بات ہے۔

**مولانا عصمت اللہ (وزیر) جاہب والا!** (پا اسٹ آف آرڈر) صرف ایک وضاحت کے لئے عرض ہے صرف تکلیف دینے یا ذمہ بکرنے کے لئے نہیں ہے میں ڈاکٹر ماحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر حکومت ان کو کپڑے کے لئے اقدام کرے کیا آپ لوگ ناراض تو نہیں ہو جاؤ گے؟ جاہ تک میری معلومات ان قاتلوں کے بھائی محمود خان کے ہاؤزی گارڈز میں ہے اور اس کو پورا تحفظ ہے اس کے ساتھ پھر رہا ہے اور اس سے یہ لگتا

ہے کہ اگر کوئی حکومت یہ کارروائی کرے تو پھر یہ الام لکایا جائے گا حکومت ہم پر عملہ اور ہو گئی ہے اور ہم پر  
الامات لکائے گئے ہیں دوسرا ہماری معلومات کے مطابق خان صاحب کا قاتل چن میں گرفتار ہوا تھا موتی جان  
اس کا ہام قہاس کو کیون چھوڑا گیا؟

**جناب ڈپٹی اسیکر** مولا ناصاحب اینا لگتا ہے آپ کا اور اچنگی صاحب کا ذاتی معاملہ ہے آپ  
تشریف رکھیں۔

**وَاكَنْزُكَلِيمُ اللَّهُ** جناب والا! مولا ناصاحب نے جوابات کی ہے اس کی وضاحت میں نے پہلے سے کہ دی  
ہے کہ ظاہر ہے جن کو قتل کیا گیا ہے آپ ان کے آدمی کو پکڑیں گے ان کے متعلق کچھ ثبوت شوہد ہوں گے قتل  
فلان نے کہا ہے مجھے سیاسی بدی فلان کے ساتھ ہے اس لیے پکڑ رہا ہوں یہ بات قلل ہے ہمیں امید ہے اس  
کیونکہ ہمدوں میں سیاسی رہائشیں نہیں لائیں گے۔ ہم سونی صد اس کے لیے تائید کرتے ہیں کہ اس کو پکڑو کو رث میں  
پیش کیا جائے اور اب یہ بات مجھی نہیں روی ہے سب دنیا کو پہلے قتل کا پتا ہے۔ جتنے بھی ہیں لوگ پیشے ہوئے  
ہیں سب کو پتا ان کو پکڑو کو رث میں پیش کرنا جائے اور سب پر مقدمہ چلا جائے اور دوسرا بات جس کا میں ذکر  
کر رہا ہوں اس کا ربع آج سیاست کی طرف مولود گیا ہے اس میں جو محمود خان اور دوسرے لوگ ملوث کیے گئے  
ہیں۔ ان کی یہ بات کہ شروع سے یہ تواریخ اس طرح رچا گیا ہے یہاں کا کمشڑی سی اس نے یہ تواریخ رچا  
میر غان محبذی کو دوسرے دن ہلاکا تیر سے دن تھیک اس کو مارا اور جس دن ہمارا جلسہ قہارہاں پر لا کر رکھا کہ آپ  
نے مرا گیا ہے اور جس دن میر غان کا قتل ہوا ہے جتنے بھی پارٹی کے بیرونی تھے اسیکر زندہ پارٹی کے گئے اور جلائے  
مجھے اس کے بعد قہار خان و دان کا ایکش قاجو کہ ان کا رشتہ دار ہے اس کے ایکش میں یہ کہا گیا کہ جس نے پیشون  
خواہ کو دوست نہیں اس کو نہیں چھوڑ دیا گیا اور لالا فلان کریں گے اس کے بعد دو جوں اپنے واقعات ہوئے  
پارٹی کے پرچہ پارٹی کے اسیکر و فیڈ فوڈا پھاڑے گئے اور پارٹی کے لوگوں کو ایڈ اوری گئی جس طرح ہم سمجھتے ہیں  
کہ دوسرے کے قتل کو لا کر سیاسی فائدہ اٹھانے کے لیے کسی ادارے نے اس کو بھی اور اس کی پارٹی کو بھی کسی  
خاص ادارے نے جس کے باقاعدے چھپے ہوئے ہیں اس نے اگر اس کو ملوث کیا ہے ہم پھر آپ سب کی توجہ اس  
طرف دلانا چاہئے ہیں کہ آپ لوگوں نے حق کی بھاپ کچھ کرنا ہے کہ یہ مسئلہ ہے اس کا حل ہو جائے۔ جیسے حیدر خان  
نے کہا ہے خدا کا قرآن رکھ کر ملائے حق کو بخاکر اس کا فیصلہ کرادیں۔ آپ بسم اللہ کریں سب دھنلا دیتے کے  
لئے چار ہیں اس میں مشکلات ہیں تو جس طرح میں نے کہا ہے پہلا قتل دوسرا قتل جس نے کیا ہے۔ حق کی بھاپ ان

کو کہلیں سب دنیا کو ہے قاتل کون ہیں اس کو سزا دیں ہم آپ کے ساتھ ہیں اگر آپ استئے مجبور ہیں کہ وہ بھی نہیں کر سکتے ہیں تو تیرا طریقہ میڑہ مرکے کا ہے میڑہ مرکے کے ذریعے ایک دفعہ دو دفعہ میڑہ مرکے ہوئے ہیں اس کے لئے وقت مانگا جاتا ہے لیکن بد شکی یہ ہوتی ہے کہ جب مرکہ کسی کے ہاں جاتا ہے اس مرکے کے لئے وقت مانگتے ہیں کہ ایک دفعہ کا وقت دے دیں اس کے بعد اس کے درمیان پھر واردات ہو جاتی ہیں یہ تیرا مرکہ ہے اس دوران واردات ہو جاتی ہے اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس مسئلے کو انسانی بنیادوں پر حل کرنا چاہیے تو آپ اس کے لئے موڑ قانونی کارروائی کریں اگر نہیں ہو سکتی ہے تو کسی موڑ مرکے کے ذریعے کریں وہ سب پسلے یہ معلوم کرے کہ قتل کے الین محکمات کون تھے اور اولین لوگ کون تھے اصل واقعات میں کون ملوث تھے یہ معلوم کریں ہم سب لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ جاری۔

**مسٹر چکول علی یونج** جناب اسٹریکر صاحب چونکہ بقول ڈاکٹر صاحب کے یہ مسئلے انسانی جانوں کا ہے اور ہم یہاں پر جتنے بھرمان ہیں یہ ہماری ذمے داری ہوتی ہے کہ اس صوبے میں امن و امان ہو اور رکھنے و خون کی کی ہو یہ تو ہماری خواہش ہے لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا ہم خود ہماں آزاد ہیں پاکستان ہی بلوچستان سے ہٹ کر اگر ہم آج احاطی کیس پر لٹک کر قدم دیکھ رہے ہیں کہ آگئی آگی اسٹبلہمنٹ نے جتنے قتل، غنڈہ گردی اور بد معافی ہوئی ہے اس میں اس نے خود پشت پناہی کی ہے جس کی واضح مثال مرحوم جام صادق جو سندھ کا وزیر ہے کہ آکہ کارتھے اگر میرے خیال میں یہاں سارے لوگ پڑھے لکھے ہیں اس میں کے شمارہ "نیوز لائن" کو ہم پڑھیں کہ صدر سے لے کر یہی تک جتنے ہمارے ذمے دار آؤ ہیں سارے بڑے بڑے جرائم میں قلوں میں، دہشت گردی میں اور سندھ میں جو قتل اور اخواکے واقعات ہو رہے ہیں یہ سارے ملوث ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ بلوچستان میں بھی ہو رہے ہیں۔

**مسٹر سعید احمد باشی (وزیر قانون)** (پرانگٹ آف آرڈر) جناب اسٹریکر۔

**جناب ڈپٹی اسٹریکر** چکول صاحب آپ قرارداد کے ہارے میں ہات کریں آپ اپنی تجویز دے دیں۔

**مسٹر سعید احمد باشی (وزیر)** جناب یہ اسبلی میں یا منان چوک پر تقریر کر رہے ہیں۔

**مسٹر چکول علی یونج** یہ منان چوک ہے یا اسبلی ہے کیا ہے؟

**مسٹر سعید احمد باشی (وزیر)** یہاں کوئی قائدے ہیں۔

**مسٹر چکول علی یونج** یہ منان چوک نہیں ہے اگر منان چوک ہوتا تو میں وہاں پر جاتا آپ کو کیا

**تکلیف ہو رہی ہے؟**

**مسٹر سعید احمد ہاشمی**

اس لئے میں جواب دے رہا ہوں.....

**مسٹر پچکوول علی بلوچ**

آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر** جناب اسپیکر صاحب آپ نے کل پرسوں بھی متباشیں کیں ہیں۔

**مسٹر پچکوول علی بلوچ** جناب والا جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا یہاں کی جو وارروات ہیں ان کے محکمات کیا ہیں؟ یہ بات بالکل ان کی سمجھ ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ محکمات کس نے ماؤنٹ (Moderate) کی ہیں پھر وہاں آئیں آئیں آئے گا وہاں آپ کا اسٹبلیشمنٹ (Establishment) آئے گا جا ہے آپ کو یہ جرات ہونے کی یہ بالکل کلیئر کرت ہے پاکستان میں جو سیاست ہو رہی ہے جا ہے بلوچستان ہو چاہے سندھ ہو چاہے بخاں ہو چاہے سرحد ہو پاکستان میں سیاست آزاد نہیں ہے اور ابھی جو سیاسی لیڈر ان ہیں وہ ابھی اسٹبلیش کی اور آئیں آئیں آئیں کے رحم و کرم پر ہیں وہ انہیں جس طرح چاہیں.....

**نواب محمد اسلم خان ریسٹانی (وزیر خزانہ)** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر جس طریقے سے معزز رکن فرمائے ہیں کہ پاکستان میں سیاست آزاد نہیں ہے اگر آزاد نہیں ہوتا تو آپ اس طریقے سے بات نہیں کرتے۔

**مسٹر پچکوول علی بلوچ** جی ہاں اگر میں کر رہا ہوں تو اس پر کچھ عمل درآمد بھی نہیں ہو گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** پچکوول صاحب آپ قرارداد کے بارے میں اپنی تجویز دے دیں۔

**مسٹر پچکوول علی بلوچ** میں تجویز دوں گا جناب لیکن مجھے آپ کچھ آؤٹ لائنز کے لیے چھوڑیں گا کہ میں آپ کو تجویز دوں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** آپ اسکی باتیں کریں جس سے ہم لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

**مسٹر پچکوول علی بلوچ** جناب فائدہ پہنچے گا لیکن آپ لوگ اس کو نہیں سین گے آپ لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے تو میں کیا کروں پاٹ جناب یہ ہے کہ یہ مسئلے صرف یہاں ہمیزگی اور حمیدنگی تک نہیں پہنچی ہے میرے خیال میں ان اواروں نے اس مسئلے کو ہر ایک علاقے میں چینی ثبت (Penetrate) کی ہے جا ہے وہ کمران ہو چاہے جحالا و ان ہو چاہے وہ بیشن ہو چاہے وہ سارا و ان ہو ہر جگہ قتل اور خون خراہے کا یہاں دور دوڑہ ہے اور وہاں جتنے قاتل ہیں اور جتنے جرام پیشہ لوگ ہیں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کا تحفظ کون کر رہا ہے؟ ان کا

تحفظ اسلوب انتظامیہ کر رہا ہے اور میں آپ لوگوں کو یہ قسمیہ کہتا ہوں کہ مکران میں جتنے قاتل ہیں جو قتل کے منصوبہ بندی کرتے ہیں وہ میرے خیال میں انتظامیہ کو سب سے عزیز ہیں وہاں وہ خود آج قتل کرتے ہیں اور کل یا پرسوں اس کا دا خود انتظامیہ کے ساتھ فیصلہ کرے گا اس مسئلے کو ہم قبائلیت کا نام نہ دیں اس مسئلے کو ہم لیں کہ اس مسئلے میں جو انہیں ملوث ہیں انہوں نے ہمیں مظلوم کر دیا ہے میری یہ تجویز ہے کہ ہم لوگ ان اداروں سے ہوشیار رہیں چاہے وہ پہلوانوں کے قبیلے کی جگہ ہو چاہے وہ بلوچوں کے درمیان جگہ ہو ہم لوگ پہلے انتظامیہ کو سختی سے پکڑیں کہ جتنے بھی قتل ہو رہے ہیں.....

**شیخ محمد جعفر خان مندو خیل (وزیر)** (پاixt آف آرڈر) جانب اپنی کتاب گلستان کی ہو رہی ہے اور یہ قسمے مکران کے کر رہے ہیں۔

**جتناب ڈپٹی اسپیکر** جعفر صاحب آپ بہنچ جائیں۔

**مسٹر چکول علی یلوچ** آپ کو پتا ہے کہ خند ار میں کیا ہو رہا ہے؟ اس طرح اگر اس علاقے میں ہو رہا ہے تو بلوچستان کے ہر کوئی میں یہ واقعات ہو رہے ہیں میں کہتا ہوں چاہے جہاں بھی ہو جو بھی قتل ہو انتظامیہ کو سختی سے کہیں کہ ایک تاریخ مقرر کریں کہ ایک میئنے کے اندر اندر جتنے بھی جرام ہوئے ہیں ان کے ملزموں کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے میری سب سے بڑی تجویز یہ ہے چاہے وہ لاکڑھنی ہو چاہے وہ محمود خان اچنڈی ہو چاہے وہ جماعت اللہ ہو چاہے وہ نواب ریشمی ہو انتظامیہ کو کما جائے کہ وہ مجرموں کو گرفتار کرے؟ اگر مجرموں کو گرفتار کیا جاتا ہے تو متفہ و اے عدیہ کے پیچے پڑتے ہیں کہ بھی اس کو رہا کر دیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو نبی انتظامیہ اسے پکڑتی ہے تو انہیں فوراً "عدلیہ" کے حوالے کیا جائے اور ہم لوگ اپنے اس ناجائز سفارش کو بھی بند کریں ہر ایک وزیر نے اے ایسی پی اور ڈی ایسی پی خود مقرر کیے ہیں اور ان سے کہا ہے کہ "جتنے ایف آئی آر درج ہوں گے ہماری مرضی سے چاک ہو جائیں جب تک ہم لوگوں نے نہیں کہا اس وقت تک کسی کو گرفتار نہ کیا جائے اور جب تک ہم لوگوں کی تجویز نہ ہو اس وقت تک کوئی ایف آئی آر ر جہڑہ کی جائے" کیا اس طرح حکومت جمل سکتی ہے؟ کیا اس طرح امن و امان قائم ہو سکتا ہے؟ قانون اپنی جگہ ہے مشریع صاحب اور ایسی پی اے صاحب ڈی صاحب کو کہہ رہا ہے کہ "بھی یہاں جتنے جرام ہوں گے ایف آئی آر میری خواہش کے مطابق لکھنا کسی کو میری خواہش کے مطابق گرفتار کرنا۔" جتناب اگر اس طرح ہمارا رسول نہ ہم لوگ سارے الزام دوسروں پر نہ لگائیں ہم لوگ بھی مجرم ہیں۔" قانون اپنی جگہ ہے مشریع اپنی جگہ۔ اگر ہمارا رسول یہ رہا کہ کوئی

جرائم پیشہ فحص کسی ایم پی اے یا وزیر صاحب کے حکم کے بغیر گرفتار نہ کیا جائے میرے خیال میں اس طرح امن و امان قائم نہیں رہ سکتی۔ ہم حضرات سارے الزامات دوسروں پر نہ ڈالیں اس میں ایک حد تک ہم بھی شریک ہیں۔ یعنی کہ ایسے لوگ جن کے خلاف الیف آئی آر درج ہے۔ بڑے بڑے جرائم کرچے ہیں لیکن وہ گرفتار نہیں ہوتے۔ لازمی بات ہے ان کو کہہ سے پروٹکشن ملتی ہے۔ ہم حضرات پسلے اپنے کو سیدھا کریں خدار اغلط چیزوں کو پروٹکشن نہ دیں۔ ڈپٹی کشٹریا اسٹینٹ کمشنر کو اپنا ذائقہ غلام نہ بنائیں بلکہ اس کو قانون کا غلام بنادیں۔ جیف سیکریٹری کو کہتے ہیں کہ مجھے فلاں (ڈی سی) دیا جائے تاکہ وہاں اس علاقے میں ہم دوسروں پر اپنی ہالادستی قائم کر سکیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح کی ناجائز سفارشات بند کی جائے اور انتقامیہ سے کہتے ہیں کہ خدار اہ جرات کریں۔ اگر ہم متفہ و اے ان سے کوئی ناجائز کام کرنے کو کہیں گے وہ ہمارا کام نہ کریں اور ساتھ ہی انتقامیہ کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ آئیں آئی اور اسٹینٹ لشمنٹ والوں نے جو پروگرام ان کو دی ہے وہ چاہے وہ بونچتاں میں ہو یا سندھ۔ وہ خدا کے لیے بھیت با ضیر تعلیم یافت اپنا فرض انجام دیں۔

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ)** (پاٹھ آف آرڈر) جناب اسپیکر معزز رکن غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کر رہے ہیں آپ ان کو منع کریں۔

**مسٹر چکول علی** جناب اسپیکر یہ غیر پارلیمانی الفاظ نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** چکول علی صاحب آپ ایک تعلیم یافتہ اور پیشے کے لحاظ سے وکیل ہیں اسیلی کے وقار کا خیال کریں۔

**مسٹر چکول علی** جناب اسپیکر میں کہہ رہا تھا کہ کریکٹر کو دیکھا جائے اور ان کے پیچے تحقیقات کرائی جائے۔ اگر میں اسیلی کے لیے فٹ نہیں ہوں تو مجھے ہائل قرار دیا جائے..... (مداغلہ)

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر)** جناب اسپیکر معزز رکن نے سارے ایوان کا استحقاق بخوبی کیا ہے اس نے کہا کہ سارے اراکین کے کروتوں اور کریکٹروں کو دیکھا جائے۔ یہ بات فلسطہ ہے آپ انکو منع کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** چکول صاحب آپ تجویز دے دیں۔

**مسٹر چکول علی** جناب میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ انتقامیہ کو کہا جائے کہ جو بھی کسی جرم میں ملوث ہو خواہ وزیر ہو یا ایم پی اے ان کو گرفتار کیا جائے اور ہم مجرمان سفارش کرنا چھوڑ دیں کیونکہ جرائم کے پیدا کرنا ہم

مختنہ والے ہیں۔ اب تو یہ حال ہے کہ ہم مختنہ والوں نے عدیلیہ کو کچھ ہر کیا ہے۔ عدیلیہ میں ہم اس سچ کو مقرر کرتے ہیں۔ جو ہماری ہات مان لیں۔ میں کہتا ہوں جو کچھ ہو رہا ہے اس کے ذمے دار اپنیکر صاحب آپ ہیں دوسرے صاحبان اور ہم ایم پی اے حضرات..... (مداخلت)

جناب اپنیکر و اکثر تکلیم اللہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ جن لوگوں نے قتل کیا ہے۔ ان کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا ہے۔ ان کو اکثر تکلیم اللہ یا حصمت اللہ گرفتار کرنے نہیں دیتے یا انتظامیہ کو آئی ایس آئی اور استبلیشنمنٹ نے کہا کہ ان جرائم پیشہ افراد کو چھوٹ دیں۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل ان میں کچھ لوگ ملوث ہیں۔ اگر انتظامیہ انہیں گرفتار کر لے اور عدیلیہ کے حوالے کر دے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر تین چار افراد کو سزا دی جائے تو آئندہ کوئی اس طرح کے جرائم نہیں کرے گا ابھی ایک آدمی نے قتل کیا ہے اور بازار میں آزاد پھر رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جس علاقے میں قاتل یا چور ہے ان کو گرفتار کیا جائے ابھی حال ہی میں جھاؤ میں کیا ہو رہا ہے۔ وہاں نہ زندگی قتل و غارت ہو رہی ہے۔ کمشنر ہاں موجود ہے اور اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں۔ عوام کو سفر کرنے میں دشواریاں درپیش ہیں۔ اگر انتظامیہ اور پولیس والے مجرموں کو گرفتار نہیں کر سکتے پھر تو میرا خیال ہے کہ یہاں تو بھل کا قانون ہے۔ انتظامیہ اور دیگر فورسز کو قوی آمنی سے تنخواہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اسیل انتظامیہ کو سختی سے پابند کرے قاتلوں اور مجرموں کو گرفتار کریں۔ چاہے وہ قاتل چیف نشر صاحب کا آدمی ہو یا کسی اور باؤڑ شخص کا اور مختنہ والے لوگ خدا کے لیے ناجائز سفارشات نہ کریں۔

**لواءب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر)** جناب اپنیکر میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ سچوں علی کو رسال دار پھر تینیات بھری کیا جائے تاکہ جرائم پر قابو پاسکیں۔

**مسٹر سچوں علی** جناب اپنیکر میں آپ کے توسط سے معزز بھرکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ میں تو ایک لام آفیسر ہوں میں شاید کل بیچ بن جاؤں گا۔ آپ کا کوئی مستقبل نہیں۔

**مسٹر عبد القبار** جناب اپنیکر میں مولانا عبد الباری صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں لیکن جیسے کہ حید خان صاحب نے کہا کہ اس میں کچھ میکنیکل غلطیاں ہیں ان کو نکال کر اس کو کچھ و سیع کیا جائے اور مجموعی طور پر اہن و امان کے ہارے میں قرارداد لائی جائے۔ جناب اپنیکر ہاں تحصیل گلستان میں پچھلے دو سال سے جو واقعات روئما ہوئے ہیں۔ اس کے ہارے میں ہوچھتاں کے ہر فرد کو معلوم ہے اور یہاں تک دو سال میں گلستان تحصیل اور پورا اضلع میں حالات اس حد تک پہنچ کے لوگ دن دھاڑنے سفر نہیں کر سکتے ایک تو قرارداد میں یہ کہا گیا

ہے کہ یہ دگروں کا مسئلہ ہے۔ دوسری جانب وہاں جو دیکھ لوگ رہ رہے ہیں ان کو بھی ہر اس کیا جائے ہے۔  
 ہماری پارٹی کے لوگوں کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قبائلی مسئلہ نہیں بلکہ سیاسی مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر لکیم اللہ صاحب اور  
 سچکوں علی نے جو تجویزیں کی ہے میں ان کی حمایت کرتا ہوں جناب والا جس وقت محمد خان ھبھڑکی اور ان کے  
 دو بیٹوں کا قتل ہوا۔ اس کا ہمیں بے حد افسوس ہوا اور ہم لوگ قاتح خوانی کے لئے گئے تھے۔ اس کے (FIR) کا  
 ایف آئی آر چار مرتبہ پھاڑے گئے اور پانچ میں مرتبہ کا تباہیا۔ گورنمنٹ کو اس پر فوٹس لینا چاہیے۔ اس میں ہماری  
 تجویز یہ ہے کہ پہلے ایف آئی آر اور دوسری ایکشن کے دن سعید خان کا قتل ہوتا ان دونوں کا نوٹس لیا جائے اگر ان  
 مجرموں کو گرفتار کیا جائے تو سارا معاملہ حل ہو جائے گا جناب ایکیرا صاحب ہمارے تحصیل گلستان میں کوئی قانون  
 ہے لیکن نافذ نہیں ہو رہا ہے ساری ایجنسیاں جانبداری سے کام لے رہی ہیں کوئی بھی ایجنسی وہاں پر مجرم کو دن  
 دھاڑے دیکھ کر بھی اس کو گرفتار نہیں کر سکتی تو اسی لئے یہ مسئلہ دو سال میں ہمال تک نہیں اور اس میں ہم یہ  
 کہتے ہیں کہ بہت سے سیاسی انوالوں (Involvement) بھی تھی اور میں اس بھی افسوس کرتا ہوں کہ یہاں  
 پے کافی تحریک انوالوں ہوئے گلستان میں کوئی کسی نے عمل درآمد نہیں کیا یہ قرار داد بھی دوسرے انوالوں کی طرح  
 پاں ہو جائے گی اور اس پر بھی کوئی عمل درآمد نہیں ہو گا ہماری تجویز یہ ہے کہ یہاں پے ابھی ہوم سیکریٹری بیٹھے  
 تھے وہ چلے گئے اس پر ہم نے کافی دفعہ چیف سیکریٹری چیف شتر آئی جی، ایف سی اور سب گورنمنٹ کے ہر  
 ادارے کے ساتھ بیٹھ کر کے واضح طور پر بات کی ہے کہ بھی لاءِ ایمہلمنٹ کریں وہاں پر جو قانون کا مجرم ہے اس  
 کو گرفتار کیا جائے خواہ وہ جو بھی ہو ہم اپنی پارٹی کی طرف سے یہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے پارٹی کا لیڈر محمود خان  
 اچکنی ہم اس معاملے میں انوالوں (Involve) نہیں سمجھتے اور اس پر یہ مسئلہ جان بوجھ کے اوپر نہیاں کیا ہے  
 اور ہم سیاسی طور پر یہ کہتے ہیں کہ اگر محمود خان اچکنی اور ہماری پارٹی جو بھی اس میں ملوث ہے اس کو گرفتار کیا  
 جائے اور پہلے دن سے ہم یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ محمد خان ھبھڑکی اور ان کے دو بیٹوں کے قتل میں جو بھی انوالوں  
 ہے اسے گرفتار کیا جائے ہر قلور پر ہم نے یہ کہا ہے لیکن اس کے ہاں جو دو کوئی گرفتاری نہیں ہو رہی ہے یعنی اس  
 میں آخر کوئی مسئلہ تو ہے یہی وہ حرکات ہیں کہ اس کو سیاسی بنا لیا گیا ہے اور یہاں پے لوگ کہتے ہیں کہ دگروں کا  
 مسئلہ ہے جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا جس دن سے یہ قتل ہوا قتل کے آئندو دس دن کے بعد ہماری پارٹی کے  
 سارے بیئرز (Banners) اتار دیے گئے جناب ایکیرا صاحب اس میں ہماری تجویز یہ ہے کہ یہاں جو بھی  
 لا قانونیت ہوتی ہے تو وہ قانون ایمہلمنٹ نہیں ہوتے ہیں اور باقی یہ ہے کہ یہاں پے اس معاملے میں جو بھی

لوگ ڈائریکٹ ہے ان ڈائریکٹ انوالو Involve ہیں جو یہ قصہ اس طرح بنایا گیا ہے اور اس میں ڈائریکٹ و ان ڈائریکٹ جن لوگوں نے گواہیاں دی ہے تقریبیں کی ہیں فلاں پارٹی Involve ہے فلاں جگہ ہے فلاں گھے پے ہم نے مخفینگی کی ہیں اس کو بھی گرفتار کیا جائے کہ کیوں اس مسئلے کو خواہ خواہ اپنی سیاست چکانے کے لیے اس کو یہاں پر لایا گیا اور آج مسئلہ ان کی گرفت سے بھی نکل گئی تو وہ لوگ ابھی چیخ رہے ہیں جناب اپنے صاحب اگر ہم لوگ واقعی وہاں پے قانون نافذ کرنے والے ادارے کو وہاں پے قانون نافذ کرنے کے لیے ہم لوگ سنسہر (Sincere) ہے تو وہاں پر ایک ہی قرارداد و لفظ میں جیسا کہ چکول علی صاحب نے فرمایا تھا کہ جو بھی غیر قانونی عمل کرتے ہیں تو اسے گرفتار کیا جائے اور جو مجرم ہے اس کے خلاف ایف آئی آر کاٹے گئے ہیں اس کو گرفتار کیا جائے اور جو گرفتاریاں نہیں ہوتی ہیں اس کا اخبار میں دیا جائے کہ فلاں فلاں اس میں ملوث ہے اور پھر اس کے بعد سرعام سزا دی جائے اور یہ سارے جھگڑے جو دو سال میں یہاں تک لائے گئے اور اتنی جانیں ضائع ہو گئی ہیں اس میں سیاسی محرکات ہیں اس میں لوگوں کی سیاسی و استگھلیں ہیں اور گورنمنٹ کی اس طرح ایجنسیاں ہیں جو انہوں نے یہ سارے مسئلے یہاں تک پہنچایا۔ جناب اپنے صاحب ہماری یہی ایک تجویز ہے کہ وہاں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے اس طرح کمزور بھی نہیں اور گورنمنٹ وہاں پر جو کہہ رہی ہے کہ ہم ابھی نہیں کسکتے لمبیا نہیں لاسکتے اور لیویز نہیں لاسکتے اس سے بیس سال پلے کس طرح کر سکتے تھے اور یہ اگر قبائلی جھگڑا ہوتا قبائلی جھگڑے ہر جگہ پر ہوتے ہیں بلوج علاقوں میں ہوتے ہیں پتوں قوموں میں ہوتے ہیں ان کے اپنے کئی قانون ہیں اور ہمارے علاقے میں کافی قبائلی جھگڑے ہوئے ہیں ان کا اپنا قانون ہے اپنے قانون کے دائرے کے مطابق وہاں اس پر عمل درآمد ہوتے ہیں لیکن یہ جو گلستان میں جھگڑا ہو رہا ہے یہ کوئی قبائلی جھگڑا نہیں ہے اور قبائلی جھگڑے رسم و رواج کے مطابق نہیں ہو رہا ہے اور ہم اس مسئلے کو اگر سمجھ دیں سے حل کرانا چاہتے ہیں تو اس پر دو ٹوک الفاظ میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کو یہ کہا جائے کہ جو بھی مجرم ہے اس کو گرفتار کر کے سزا دی جائے اور جو گرفتار نہیں ہوئے اس کا اخبار میں دے دیں کہ فلاں فلاں قتل میں ملوث ہے لہذا اس کو مجرم قرار دیا جائے اشتماری قرار دیا جائے تو اس طرح لوگوں کی یہ پریشانیاں کہ فلاں قاتل ہے پتا نہیں کس نے کیا فلاں تو ملوث نہیں ہے اس طرح سارے مسئلے درمیان سے نکل جائیں گے جو اصل مجرم ہے وہ درمیان سے نکل جائے گا لیکن اگر جانبداری سے کام لیا اور جیسے دو سال سے جانبداری سے جانبداری سے کام لیا جا رہا تھا جو غیر قانونی کام ہو رہا ہے اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا قانون کو نافذ کرنے والے ادارے موجود ہیں اور کسکتے ہیں اس طرح کمزور نہیں کہ

جو گورنمنٹ چاہتی ہے وہ راتوں رات میں ہوتی ہے اور جو نہیں چاہتی اس کو نہ آکرات، قراردادوں اور اتفاقوں میں وال کر کے یہ کہتی ہے کہ فلاں معزکہ کیا ہے اور فلاں جرگہ چلا گیا جو گئے نہیں کہا فلاں نے نہیں ماٹا کیوں نہیں مان رہے تھے جب لوگوں کو کملی چھٹی دی ہے تو کوئی بھی جرگہ نہیں مانے گا اور پھر جانبداری سے کام لیا جا رہا ہے یا تو کریں گورنمنٹ کے اتنے بھی ادارے ہیں اس کو وہاں سے نکال دیا جائے کوئی ضرورت نہیں وہاں خود بخود یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اگر یہ قبائلی مسئلہ ہے تو پھر وہاں چھوڑ دیں اور اگر گورنمنٹ واقعی اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہے تو ہم لوگوں نے دو سال سے یہاں فلور پے اور ان کے ذاتی دفتروں میں کافی ریکوئیٹ کی ہے کہ بھی آپ لوگ مہماں کرے یہ قانون جو ہے اس کو نافذ کریں جس آدمی کے بھی ایف آئی آر کے ہیں اس کو گرفتار کیا جائے اس کو کیوں چھپاتے ہو یعنی اس میں کیا ذر ہے تو اس لئے یہ مسئلہ سیاسی ہے لیکن وہاں پر ہمارے علاقے میں جو بھی غیر متعلقہ اتفاقیں کیں جو افغان مہاجریا کوئی بھی ہوا سے گرفتار کیا جائے جو وہاں پر لوگ آدمی ہیں جس کی وہاں پے اپنی زمین ہیں جس کا اپنا گھر ہے اپنے گھر میں رہنے دو۔ ابھی اس طرح تو ہو گا کہ ہمارے گھر ہمال پر ہیں اور ہم جا کر کے فلاں جگہ پر لوتے ہیں گورنمنٹ اس سے پوچھ لیں کہ آپ کمال سے آئے ہیں آپ کے ساتھ جو بھی بندوق ہے یہ کمال سے لا یا گیا ہے اور آپ جس گھر میں بیٹھے ہیں یہ کس کا ہے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے گورنمنٹ اگر بجیدگی سے اس کو صحیح طریقے سے کرے تو میرے خیال میں گلستان کا مسئلہ سارے علاقے کا مسئلہ ہے اور یہ بڑھتا جائے گا پھر وہاں تک پہنچ جائے گا کہ کسی کے بس میں نہیں ہو گا اور یہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جان بوجہ کر گورنمنٹ کر لیتی ہے اور کوئی نہیں کرتے تو اس کو ابھی ایک مخصوص ڈیٹ (Date) دس دن پندرہ دن اس کو دے دیں کہ پندرہ دن میں ہم فلاں ملزمون کو گرفتار کر لیں گے اور اخبار میں دیں گے یا اشتخاری قرار دیں گے ایسا نہیں ہے کہ یہ گرفتار نہیں ہو سکتے ہیں پاکستان کے کوئے کوئے میں جو بھی گورنمنٹ کی پولیس وغیرہ ہے گریڈ کر سکتے ہیں اس میں ان کا اپنا انتہا ہے وہ کر سکتے ہیں ہر مسئلے کا ہر ادارے کو چھوٹی چھوٹی چیزوں کا پتا ہے لیکن جب نہیں کرتے ہیں تو کیا کریں تو یہ ہماری تجویز ہے۔ بڑی مہماں ٹھکریہ۔

**جواب ڈیشی اسٹیکر** مولا ناصاحب شیخ محمد صاحب کڑے ہیں میرے خیال میں آپ تو کافی بول چکے ہیں۔

**منیر مشی خٹک** جواب اسٹیکر صاحب ساتھیوں نے کافی بحث اور مباحثہ کیا ہے اس پر وضاحت بھی کی تو میں اسی حوالے سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں اور بعد میں اپنی تجویز بھی دوں گا پہلی بات ہے کہ قراردادیں روزانہ

اور اس پر تجویزیں روازندہ اسمبلی میں آجائی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک بیہار اگر کسی ہپتال میں جاتا ہے تو پہلے ڈاکٹروں کا معاونہ کرتا ہے اس کا ایکسرے کرتا ہے آتے ہوئے اگر ڈاکٹروں سے کہے کہ آپ گردے کے مرضیں ہیں آپ فلاں دوائی کھائیں اس سے تو اس کا اعلان نہیں ہو سکتا سر پہلے ہم لوگوں کو ایماندار ہونا چاہیے اور یہ کہنا چاہیے یہ جو کچھ ہو رہا ہے ملکہ میں بھی اپنے آپ کو اس میں شامل کرتا ہوں ہم لوگ اس علاقے میں نہیں ہو رہے ہیں یہ سب کچھ کراہ ہے ہیں اس علاقے میں آیا کیوں؟ کوئی کتاب ہے گورنمنٹ کی کمزوری ہے انقلامیہ کی کمزوری ہے ایم ڈی اے کی کمزوری ہے وزیر صاحب کی کمزوری ہے ایک دوسرے پر بلم (Blame) لگاتے ہیں لیکن حقیقت میں کوئی نہیں جانتا کہ کیوں ہو رہا ہے میں سب سے بہتری سمجھتا ہوں کہ قرار داد کی حد تک اس میں ترمیم کریں نہ کہ صرف گلستان کی حد تک یہ دارواںیں سارے علاقوں میں ہو سے ہیں اور بھی ہو جائیں گے اگر مسئلہ ایسا رہا کہ ایک آدمی کا قتل ہوتا ہے جناب اسٹریکٹ صاحب لوگ جا کر سب بھائی جا کر اس کی نشاندہی کرتے ہیں انقلامیہ تو اس کے پیچے جاتی ہے لیکن پہنچہ میں میں یا تم یا چالیس میل پرست تفصیل کا علاقہ ختم ہو کر دوسری سب تفصیل کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے یا ڈسٹرکٹ کی حدود ختم ہو کر دوسری ڈسٹرکٹ شروع ہو جاتی ہے وہ اپنے حدود تک ہاتے ہیں اور واپس آجاتے ہیں کہ ہمارا علاقہ ختم ہو گیا ہے یعنی ہمارے علاقے سے کل گیا ہے وہ واپس آجاتے ہیں ہمیں یاد پڑتا ہے کہ یہ گورنمنٹ ہم سے تکیں لیتی ہے ایک قاتل اگر یہاں سے اپنے بھاگ جاتا تھا تو وہ پہنچہ میں دن سے زوالہ وہاں نہیں رہ سکتا تھا اس کو پکڑ کر واپس لے آتا تھا ابھی جیسے کچکول صاحب نے نشاندہی کی اسی سال کی بات ہے کچکول صاحب کے اپنے حلقة میں نو آدمیوں کا قتل ہوا لیکن ایک ڈسٹرکٹ دوسرے ڈسٹرکٹ کو اپنے دارث نہیں بھیجتے ہیں جیسے کہ ابھی جھاؤ میں ہو رہا ہے ابھی میرے خیال میں تین چار آدمی قتل ہوئے ہیں ۳۷۴۶ سے ہم اسی راستے سے آتے جاتے ہیں کراچی اور سکران ۳۷۴۶ کا ملیشیا جھاؤ میں تھا صرف امن و امان کے لئے جب عارف جان محمد حنی کو قتل کیا گیا تو ملیشیا کو یہاں سے ہٹلیا گیا کہ اب آپ کی ضرورت نہیں ہے آپ چلے جائیں یہاں کے لوگ آپس میں جیسے بھی کریں گے اگر کسی کو مارتے ہیں آپ لوگ مداخلت نہ کریں آخر ۳۷۴۶ کا ملیشیا وہاں امن و امان کے لئے بیٹھا ہوا تھا اور جب یہ حادثہ ہوا وہاں سے اس کو بٹلیا گیا ابھی آپ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان کا مقصد پورا ہو گیا ہے ابھی یہاں بزرگو، محمد حنی اور سالانی چتنے بھی ہیں اپنے آپ کو آپس میں ایک دوسرے کو ماریں چلے ماریں میں کہتا ہوں جیسے کچکول نے تجویز دی اگر ہم لوگ سب ایماندار ہیں جائیں اور ہم اپنے لوگوں کی پشت پناہی نہ کریں اور انقلامیہ ایمانداری کریں انقلامیہ اپنا یہ

رویہ چھوڑ دیں ہوم مشر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اگر کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے نائب تحصیل دار کے پاس کوئی جاتا ہے نائب تحصیل دار کہتا ہے بھی میں اس کو کثروں نہیں کر سکتا ہوں اس کی منظوری یعنی کمانڈنیٹ سے لینا چاہیے میری یہ تجویز ہے کہ قرارداد میں یہ ترمیم کریں کہ سارے بلوچستان کے جسم کے تو چار اعضا ہیں وہ باقی ہیں اور دوپاؤں ہیں جس عضو میں درد ہو گا وہ بدن کے دوسرے اعضا کو آرام کرنے نہیں دیتا اور قرارداد کو اسی طریقے سے اس میں ترمیم کریں سارے بلوچستان کی حد تک پھر آپ لوگ بیٹھ کر ایمانداری سے ان کا حل نکالیں ابھی کیا ہوا۔ اگر صرف یہاں قرارداد پیش ہوتی ہیں پھر نہ اچکنی کا مسئلہ حل ہوتا ہے نہ کچکوں علی کا مسئلہ حل ہوتا ہے نہ دوسروں کے مسئلے حل ہوتے ہیں میں کہتا ہوں اس میں ترمیم کریں سارے بلوچستان کے لیے اور پھر اس پر بیٹھ کر بات کریں کہ اس میں کیا کیا جائے یہ نہ ہو اس کے لیے کمیشی بنائی جائے اس بیلی میں کمیں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے جتنی بھی اکثریت میں رائے آجائیں گے کہ بھتی کیا کیا جائے مشنی محمد کو پکڑے یا اچکنی کو پکڑے یا فلاں کو پکڑیں جو حرم ہے جو اس کو پکڑے جب تک ہم لوگ ایماندار نہ ہو جائیں قرارداد میں آتی ہے اور چلی جاتی ہیں

مسئلہ میرے خیال میں ہم سے حل نہیں ہوتا ہے بس اتنی ہی میری تجویز ہے۔ خدا حافظ۔

**مولانا عبد الباری (وزیر)** جناب اسیکر بے نقہ ہم سارے بلوچستان میں امن و امان چاہتے ہیں مگر سارے بلوچستان میں فقط گلستان ایک تکمیلیں حالت اختیار کر گیا ہے اور گلستان کے حالات سارے بلوچستان سے مختلف ہیں اگر ہم بلوچستان کے لیوں سے لے لیں جب دائرة کار بڑھ جاتا ہے تو پھر اس دائرة میں کام کرنا اس کو نہ نہایت مشکل کام ہے اس لیے میں نے قرارداد میں گلستان کا لفظ لکھا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے معزز اراکین نے اپنی تقریروں میں یہ تجویز دی کہ۔

**جناب ڈپٹی اسیکر** مولانا صاحب یہ سوال نہیں ہے آپ نے اپنی تجویز دی ہے وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ آپ کو جواب دیں گے اب سب نے تجویزیں دے دی ہیں یہ آپ اور خان صاحب کا سوال جواب نہیں ہے یہ امن و امان کا مسئلہ ہے اس کے بارے میں وزیر داخلہ فرمائیں گے ابھی آپ نے جو بولنا تھا آپ نے بول دیا اب آپ کی ذاتی جائیداد نہیں اب اس بیلی کا جائیداد بنا آپ نے جو بولنا تھا آپ نے بول دیا اور وزیر داخلہ وضاحت کریں گے کہ امن و امان برقرار رکھ سکتے ہیں یا نہیں رکھ سکتے ہیں اب آپ لوگ بار بار ائمہ ہیں۔ (داخلت)

**مولانا عبد الباری** میں اپنی بات پوری کروں گا۔

**مولانا عبد الغفور حیدری (وزیر)** (پاٹھ آف آرڈر) جناب اسٹیکر ریکارڈ کی تصحیح کے لئے وزیر داخلہ صاحب موجود نہیں ہے۔

**مولانا عبد الباری** میں کہتا ہوں کہ گلستان کا بھگڑا قبائلی بھگڑا ہے اس وجہ سے اگر اس بھگڑے کو ہم عام کریں مثلاً "دپارٹمنٹ کا بھگڑا بنائیں یا ہم افغانستان اور پاکستان کا بھگڑا بنائیں یا ہم آئی ایس آئی اور بلوچستان گورنمنٹ کا بھگڑا بنائیں تو یہ بھگڑا اس سے بڑھ جاتا ہے اور اس بھگڑے کا دائرہ بڑھ جاتا ہے تو پھر اس بھگڑے کا حل بہت مشکل ہے اس وجہ سے میں نے یہ تجویز دی ہے کہ جتنا بھی اس بھگڑے کا دائرہ مختصر ہو تو اس میں مصالحت اور اس کا حل بہت آسان ہے اور دوسری بات یہ ہے۔ (مدخلت)

**مسٹر غشی محمد** مولوی صاحب گلستان کا مسئلہ ہے تو گورنمنٹ کس لئے ہے کہ دو قبیلوں کا بھگڑا ہے سارے بلوچستان میں اس طرح ہو رہا ہے دو قبیلوں کا بھگڑا ہو یہ گورنمنٹ کا مسئلہ ہے گورنمنٹ کس لئے ہے گورنمنٹ کو مداغلہ کرنا چاہیے گورنمنٹ کو پکڑنا چاہیے کہ دو قبیلے ہیں ان کو چھوڑنا چاہیے جو کسی کو مارے۔

**مولانا عبد الباری (وزیر)** معزز رکن نے پوری بات نہیں سنی میں نے یہ کہا کہ یہ۔  
**جناب ڈیپی اسٹیکر** مولانا صاحب کو پورا کرنے دیں مولانا میر زمان صاحب باری صاحب کو پورا کرنے دیں فیصلہ کرنے کے لئے آپ چھوڑیں آپ ہار بار اٹھتے ہیں۔

**مولانا عبد الباری (وزیر)** دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم یہ کہیں گے کہ حیدر زمی اور ھبیب زمی جنگ میں اور قبائل بھی ملوث ہیں تو پھر وہاں گلستان کا رین میں کاڑ قبیلہ بھی ہے۔

**جناب ڈیپی اسٹیکر** مولانا صاحب آپ بیٹھیں۔ میرے خیال میں یہ سمجھتا نہیں ہے آپ نے بات کریں اپنے مقصد کے بارے میں آپ نے جو وضاحت کی وہ سب نے سن لی ہے آپ مغلیں ہیں اگر مسئلہ کو حل کرنا چاہتے ہیں تو وزیر داخلہ کو چھوڑیں وہ اس پر بات کریں۔

**ڈاکٹر حکیم اللہ خان** میرے خیال میں سابقہ وزیر داخلہ جو کل میں اس مسئلہ کے بارے میں گلستان گئے تھے انہوں نے کافی شواہد دہاں جمع کیے ہیں اگر وہ اس میں کوئی مدد کر سکیں یا اس مسئلہ کو فی الحال انہی کے ذمے لگایا جائے اور وہ اس میں کوئی موڑ قسم کی رائے دے سکیں تو میرے خیال میں سب سے بہتر وہی رہیں گے۔ کیونکہ جو نئے صاحب آرہے ہیں میرے خیال میں ان کو اس ماحول کا ہتا نہیں ہے ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ سابقہ وزیر داخلہ جو کافی عرصہ تک اس سے متعلقہ رہے ہیں اور کل خاص طور پر دہاں گئے تھے انہوں نے انکوارٹری

کی اگر اس مسئلہ کو ان کے ساتھ attach کیا جائے تو بہتر ہو گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** ہاشمی صاحب اس بارے میں آپ فرمائیں۔

**مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)** جناب اسپیکر اگر سابق وزیر داخلہ اس موضوع پر اطمینان خیال کرنا چاہیں تو بہت اچھی بات ہو گی اور ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے درست فرمایا کہ وہ کافی عرصہ سے اس معاملہ سے منسلک رہے ہیں اسیں اس معاملے کے پارے میں پتا ہے اور یہ بات درست ہے کہ کل میں بھی ان کے ساتھ اس معاملہ کو طے کرنے کے لیے کوشش کی خاطر گلستان گیا تھا بلکہ چند روز پہلے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کماکر موقع پر چلتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ یہ معاملہ کیسے طے ہو سکتا ہے اور حکومت کو کیا کیا اقدامات کرنے چاہئیں تو کل ہم وہاں دورہ کر رہے تھے جیسے عدالت اللہ کاریز کا پانی پیا ہے تو پتا چلا کہ وزارت ہم سے چلی گئی ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** وزیر داخلہ صاحب اگر اس بارے میں وضاحت کروں۔

**نواب زادہ ذوالفقار علی مکی (وزیر)** جناب اسپیکر، سابقہ کاظم استعمال کریں تو بہتر ہو گا مسٹر اسپیکر میں نے آپ سے کچھ عرض کیا تھا؟ صاحب اسپیکر، ہری تقریبیں ہوئیں اس موضوع پر میرے خیال میں آج دوسرا تیراون ہے جسٹ جل رہی ہے بلوچستان کے معاملات پر واقعی یہ ہمارے لئے ایک بڑا تجویزہ مسئلہ ہے کوئی تک نہیں چاہیے اس کو آپ قبائلی مسئلہ سمجھیں یا سیاسی مسئلہ سمجھیں بہت سمجھیں ہو چکا ہے تین چار دن قبل میں نے اور میرے درست سعید ہاشمی صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ بھائی لوگوں کی باتیں بہت سن چکے ہیں اخباروں میں بھی پڑھ چکے ہیں جتنی بھی ہماری ایجادیزیں ہیرو دکریں ہیں ان سے بھی میشنگز کرتے رہتے ہیں اس سے بہتر یہ ہو گا کہ ہم موقع پر جا کر سب کچھ دیکھیں اور واقعی وہاں کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے۔ اب یہ کہنا کہ کس کا قصور ہے جیسے یہاں پر کہا گیا کہ قصور حکومت کا ہے واقعی حکومت کا بھی اس میں ہاتھ ہو سکتا ہے لیکن مجھے اس کا علم آج تک نہیں ہے جیسا کہ معزز ارکین نے کہا اس میں آئیں آئی کا ہاتھ ہے اسٹبلشمنٹ کا ہاتھ آئی بی کا ہاتھ ہے یعنی جتنی ایجادیزیں ہیں ان کے نام انہوں نے لے چکے اس جیزے واقفیت نہیں ہے اصل مسئلہ یہ ہے وہاں پر حیدر زی اور حبیبی اس علاقے اس شہر اور اس گاؤں میں رہتے ہیں اور ہر جو ملی چھوٹی بات پر ان کا جھوڑا شروع ہو جاتا ہے مثلاً "اگر حبیبی حیدر زی کا جنڈا اتارتا ہے تو حیدر زی اسے گولی مار دیتا ہے اور جھوڑا شروع ہو جاتا ہے جو کل ہم کو پوریں میں ان چھوٹے چھوٹے مسئلہوں پر باکسی کی کھڑکیاں لے جا رہا ہے کوئی

کسی کے پاس میں انگور کی چوری کر رہا ہے جوئے مسلکوں پر یہ جھڑا بڑھتا جا رہا ہے بنیادی وجہ اس کی جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا احمد خان کے والد کا قتل ان کے بھائیوں کا قتل اس سے یہ سارا عمل شروع ہوا اور اس وقت جو بھی حکومت وہاں پر تھی اس نے ایکشن کیوں نہیں لیا اگر ففار کیوں نہیں کیا اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ واقعی یہ کریتے تو صورت حال کو کنٹرول کر لیتے تو یہ جھڑا نہ بڑھتا ایکشن کے دوران اگر سعید خان کے قاتلوں کو گرفتار کر لیتے تو مسئلہ اتنا آگئے نہ بڑھتا۔ ہم نے کل واپسی پر آپس میں صلاح و مشورہ کیا ہم نے یہ کہا کہ کسی بھی طریقے سے ان دونوں کو بٹھا کر اس مسئلہ کو جس کے اوپر بھی ثابت ہوتا ہے احمد خان کے والد کا قتل اگر ثابت ہوتا ہے تو جو رواج ہمارے بوج اور پھنانوں کا ہے اس رسم و رواج کے تحت ایک دوسرے کو معاف و مغفرہ دیا جاتا ہے اور اگر سعید خان کا قتل ان پر ثابت ہوتا ہے تو وہ آخر ایک جرگے میں دونوں فریقوں کو بٹھا کر فیصلہ کرنا پڑے گا اور ہماری کوشش بھی یہیں ہونی چاہیے کہ کسی بھی طریقے سے ان دونوں فریقوں کو خوشی سے یا زبردستی حکومت کے قانون کے تحت ان کو اس جرگہ میں بٹھایا جائے خیر جب واپس آئے تو تھوڑی بہت خواہش تھی کہ بدل مسئلہ تھا اور ذمے داری سر سے اتر گئی ہے لیکن آج پھر یہ ذمے داری ہمارے گلے میں ڈال رہے ہیں تو امید اور آمراہت ہے کہ مسئلہ مطے ضرور ہو گا، ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان کو جرگے میں بٹھائیں گے اور آج کے بعد دونوں پارٹیوں پر یعنی حمید زئی اور ٹھہری ٹھہری چاہے وہ ہمارے ایم پی اے ہیں نیز ہیں ایم این اے ہیں ان پر تختی برابر کی جائے گی ان پر اگر جیل میں ڈالنا پڑا تو کریں گے اگر یہ قانون کو روکریں گے۔ کچھ کریں گے ہم تختی کے ساتھ نہیں گے ان کے ساتھ تواصل مسئلہ دوسرا بھی ہمارے لیے پیچیدہ، بہت ہے ہمارے صوبے میں ایڈٹھریٹھیو انارکی (Anarchay) Administer this کوئی حکم دننا ہوں تو وہ سننے کے لئے تیار نہیں رہا اب اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان کو اپناؤتی ملازم بنا لیا ہے اور میں کچھ بھول علی سے ایگری کرتا ہوں اس بات سے اگر میں جمل مگنی میں رہتا ہوں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ذی سی تھیں دار اے سی سب میری مرضی کا ہو اور جیسے میں چاہوں میں اس سے کام کرواؤں گا اور یہ حقیقت ہے وزیر داخلہ ہونے کی حیثیت سے جب تک میں تھامیں بھی روتا پہنچتا قابضے ساتھیوں سے کہ ایسے کام مت کو جس کا سارے صوبے پر اڑا ہو قتل ہو رہے ہیں ذی کمپنی کے ہیڈ کوارٹر دس پندرہ میل کے فاصلے پر قتل ہوتے ہیں وہ فورس اٹھا کر جاتا ہی نہیں یہ تو ہو گئی ہے ہماری حالت ایڈٹھریٹھیں کی اور اس کی بنیادی وجہ جسے میں نے پہلے کہا سارے وزراء صاحبین ایم پی اے صاحبین جتنے بھی ہیں وہ اپنی مرضی سے افسران لے جاتے ہیں اور افسران اپنے

وزراء کی بات اس لئے نہیں سنتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی یہ ایم پی اے صاحب کی مرضی سے گئے ہیں جب تک  
ہماری پروگریشن کرتا رہے گا ان کو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ سارا ماحول اس صوبے کا خراب کرچکے ہیں کہ اگر ہم نے  
آج کے بعد کچھ نہ کیا تو یہ سارا ماحول ہم سے خراب ہو جائے گا اور اس حد تک خراب ہو گا کہ ہم کشوں کی چینہ  
نہیں کر سکیں گے تو میری رائے یہی ہے اس تحریک پر جو فیصلہ آپ کو پلے بھی بنایا ایک وزارتی کمیشن مقرر کیا  
جائے جیسا میں نے پلے بھی کہا تھا اور حکومت کی طرف سے بے حد سختی کی جائے۔ اس واقعے پر ان کو پابند کیا  
جائے۔ اگر کوئی بے واجبی کرتا ہے قتل کرتا ہے وہ اگر آپ کسی کو باقاعدہ نہیں لگائیں گے تو وہ سرپرے لوگ پلے ہی  
ہیں اور زیادہ سرپرے ہوتے جا رہے ہیں اس لئے میری رائے یہی ہے کہ وزارتی کمیشن بنایا جائے اور اس بیل میں  
اگلے سیشن میں اس موضوع پر بحث کی جائے کہ اور بھی تجویز ہمارے سامنے آئیں ایک مسئلہ گلستان کا ہے ڈیرہ  
بھٹی کا مسئلہ ہمارے لیے بنایا پڑا ہے آپ کے علاقہ جھاؤ کا مسئلہ ہمارے لیے مسئلہ بنایا پڑا ہے ہمارے شوران میں  
مسئلہ ہے ہم کسی چینہ پر کب تک پردہ میں رکھیں گے ہمارا فرض ہے سارے عوام کو ہتانا اپنے دستوں کو ہتانا یہ  
ہمارے لیے بڑے مسائل بننے جا رہے ہیں اگر ان مسائل کو نظر انداز کر رہے ہیں تو ہم ہمارے جیسا بے وقوف  
کوئی ہے ہی نہیں پھر ہم اس اس بیل میں ہم کیا کر رہے ہیں اگر ہر چینہ پر کب ڈالا ہوا ہے تو میں اپنے ممبران صاحبان  
سے بہت خوش ہوں کہ انہوں نے اس موضوع پر بھی چوری بھی بھی دی ہیں اور اچھی تجویز بھی دی ہیں اور امید ہے کہ  
انشاء اللہ یہ مسائل ہم حل کریں گے لیکن انترفیرنس (Interference) کم ہو سے بڑی وجہ ہماری کوتاہی  
کی یہ ہے کہ اتنی انترفیرنس (Interference) ہو چکی ہے ہمارے معاملات میں کہ ہم کی مرتبہ بے بس ہو جاتے  
ہیں امید ہے کہ اب نے وزیر صاحب محکمہ کا قلم و ان سنبھالیں گے وہ اچھے نوجوان لڑکے ہیں امید یہ کہ وہ اس  
مسئلہ کو اچھی طرح سنبھالیں گے۔ جناب اسپیکر۔ شکریہ۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی** جناب اسپیکر۔ صاحب اس میں تھوڑا سا اضافہ اگر کروں وزارتی کمیشن  
بچے ہوم فشرائیکری کرچکے تھے اس وقت اس کو اور جرگے کو سب کو ملا کر اگر آپ کی تجویز ہو تو ایک طریق  
کا روضع کیا جائے تاکہ یہ سارا عمل اور کارروائی وزارتی کمیشن کی نگرانی میں ہو اس میں پھر ایڈ فشریشن پر الہمذ  
وغیرہ درمیان میں نہ آئیں بلکہ یہ ایک قسم کا با اختیار قابل قبول وزارتی کمیشن ہو جو اس معاملے کو آگے لے جائے  
ہم انشاء اللہ اس سے اتفاق کریں گے۔  
**جناب ڈپٹی اسپیکر** خان صاحب اس میں تو وزارتی کمیشن کا ذکر نہیں ہے اگر آپ لوگ چاہیں گے تو

آپ کی مرضی سے اس میں ڈال دیں گے۔

**مُسْتَر عبد الحمید خان اچکزئی** جماں تک قرارداد کا تعلق ہے موجودہ مشکل میں پاسکرنا یا اس کو رجھکٹ (Reject) کرنا یہ تمیرے خیال میں واضح بات ہو گئی ہے کہ اس کو پاس کرنا یا رجھکٹ (Reject) کرنا دونوں صورتوں میں میرے خیال میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا میرے خیال میں اس کو اشینڈنگ کمیٹ کے حوالہ کروں تاکہ اس قرارداد کے متن کو امپروو (Improve) کیا جائے اور اس سے واضح بات لٹک جیئے مولانا صاحب چاہتے ہیں تاکہ نیک نیقی بات بڑھے اور چل سکے ساتھ ہی حکومت کے لئے بھی آسانی ہو اور آگے چل کر اس پر عمل بھی ہو سکے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** ہاشمی صاحب اس بارے میں آپ کیا فرمائیں گے؟

**مُسْتَر سعید احمد ہاشمی** (وزیر قانون) جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں بڑی معقول تجویز ہے اگر کمیٹی کے حوالے کر کے اتفاق رائے سے اس کے متن کو تبدیل کیا جائے جتنی آرا آئی تھیں ان کو سامنے رکھ کر تو حکومت کی رہنمائی ہو سکے گی۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اس میں ایک اور تجویز مسٹر چکول علی کی طرف سے بھی آئی ہے اور مشفی محمد صاحب کی طرف سے کہ پورے بلوچستان کو لے لیں۔

**مُسْتَر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)** جناب اسپیکر یہ معاملہ تب ہی ہو سکتا ہے جب کمیٹی کو وقت دیا جائے تب ہی ایک جملہ ہم لوگ اس میں جمع کر سکتے ہیں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اب سوال یہ ہے کہ ان کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

(کمیٹی کے حوالے کیا گیا)

**جناب ڈپٹی اسپیکر** قرارداد نمبر لا مولانا امیر زمان صاحب پیش کریں۔

**مولانا امیر زمان (وزیر راحت)** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ دیکی تحصیل ضلع لورالائی جو کہ ایک وسیع و عریض رقبے پر مشتمل ہے۔ اس کی آبادی بھی بہت زیادہ ہے یہ علاقہ کوئلے کی پیداوار کے اعتبار سے پاکستان بھر میں مشہور ہے اور انگریزوں کے زمانے میں دیکی تحصیل کے علاقے کبیز میں سالانہ جرگے ہوا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے اس کی ایک

تاریخی حیثیت ہے لیکن علاقے کے چند بہلوں کی وجہ سے اس کو پسمندہ رکھا گیا ہے۔ حالانکہ کوئی اور دیگر اجتناس کی وجہ سے حکومت کو کافی آمن بھی ہوتی ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تحصیل دکی کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

**جناب فیضی اسٹریکر** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ دکی تحصیل ضلع لوار الائی جو کہ ایک وسیع و عریض رقبے پر مشتمل ہے۔ اس کی آبادی بھی بہت زیاد ہے یہ علاقہ کوئی پیداوار کے اعتبار سے پاکستان بھر میں مشور ہے اور انگریزوں کے زمانے میں دکی تحصیل کے علاقے گنبد میں سالانہ جرگے ہوا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے اس کی ایک تاریخی حیثیت سے لیکن علاقے کے چند بہلوں کی وجہ سے اس کو پسمندہ رکھا گیا ہے۔ حالانکہ کوئی اور دیگر اجتناس کی وجہ سے حکومت کو کافی آمن بھی ہوتی ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تحصیل دکی کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

**جناب فیضی اسٹریکر** مولانا امیر زمان صاحب آپ اس قرارداد پر مزید بولنا چاہتے ہیں؟  
**مولانا امیر زمان (وزیر)** جناب اسٹریکر! چونکہ قرارداد میں میں نے وضاحت کی ہے لیکن میں صرف ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ تحصیل دکی انگریزوں کے زمانے سے وہاں پر پولٹشمکلی رہا کرتا تھا۔ یہ علاقہ ضلع تھل چوٹیاں کے نام سے مشور تھا۔ ۲۱ فروری ۱۸۸۷ء کو کرفیں ریالڈ صاحب مقرر ہوئے۔ اس طرح انومبر ۱۸۸۸ء تک وہاں پر پولٹشمکلی ایجنسٹ موجود تھے دکی اور لوئی کے علاقے کے پہلے وہاں ہوتے رہے پھر اس کے بعد

.....  
**سردار محمد طاہر خان لوئی** جناب اسٹریکر (پوچھت آف آئر) مولانا صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے وہ اس کے متعلق بات کریں انگریزوں کو چھوڑیں دکی کو چھوڑیں کرو دہ پسلے کیا تھا۔ یہ کوئی کے متعلق بات کریں اور پڑے آدمیوں کے متعلق بات کریں۔ جنہوں نے غریب عوام کو پریشان کیا ہے۔ دکی ضلع کے متعلق بات کریں کہ ان کو دکی کے ضلع سے کیا ہدروی ہے؟

**جناب فیضی اسٹریکر** مولانا صاحب آپ اس کے ضلع بنانے کے متعلق بات کریں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر اس کو ضلع بنایا جائے۔

**مولانا امیر زمان (وزیر)** جناب والا! میں اس کے متعلق بات کروں گا کہ میرے کئے کام مطلب یہ ہے کہ یہ ضلع وہاں پر اس وقت قاچہر تھل اور ہر ہنگی ایک ضلع بن گیا اور وہاں پر پولٹشمکلی ایجنسٹ رہے۔ اس کے

بعد تعلیم چڑیاں ایجنسی بن گئی۔ اس کے بعد ۱۸۸۵ء سے لے کر ۱۸۹۹ء تک یہ ایجنسی تھی وہاں پر پولیشیکل میٹین تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ دی کو ختم کر دیا گیا تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو وہاں پر بڑے لوگ تھے۔ ان لوگوں نے اسے ختم کر کے اس کی جگہ پر ٹوب اور لور الائی کو ایجنسی بنایا۔ وہاں پر پولیشیکل ایجنسٹ مقرر ہوا۔ دی کی جب انگریزوں کے زمانے میں ضلع تھا اور انگریزوں کے وقت میں وہ ایجنسی تھی تو ہمارے مسلمانوں کے دور میں کیوں ایجنسی نہیں بنائی جا رہی ہے اور اب ہم اس کو ضلع کا درجہ کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ عوام کے ساتھ بے انصافی ہے۔ انگریزوں نے تو ان کا حق دے دیا اور انگریزوں نے اپنا حق ادا کر دیا لیکن ہمارے اور آپ کے زمانے میں ان کو حق نہیں ملتا ہے۔ لذائیں ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ ان کو حق دیا جائے اور دی کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ رہا اس بات کا سوال کہ دی کے ساتھ ہدر دی تو سمجھ بات ہے کہ وہ میرا حلقة نہیں ہے لیکن ہم بھیت مسلمان بھیت پاکستانی اور بھیت ایک بلوچستانی سارا پاکستان اور بلوچستان پر یہ حق رکھتے ہیں کہ ہم بلوچستان کے حق میں اور پاکستان کے حق میں ایک دوسرے کے ہمسایہ ہونے کے ناطے ہم ان کے حق کی بات کریں اور ان کی بات ہم یہاں تک پہنچائیں تو اس کے بعد یہ گزارش کرتا ہوں کہ جناب آپ اور تمام اسلامی کے ممبران میری اس قرارداد کی حمایت کریں۔ تاکہ ان لوگوں کو ان کا حق دیا جائے۔

**سردار محمد طاہر خان لونی** جناب اپنے کراچی کے یہ قرارداد میرے حلقة سے تعلق رکھتا ہے۔ مولانا صاحب کا حلقة میرے حلقة کی پادھڑی پر ہے لور الائی اور انہوں نے جو اپنا ضلع بنایا ہے وہ ہے مویں خیل۔ یہ ضلع ہم سے اپنے دوسرا میل دور ہو گا۔ میں ان کا ملکوں ہوں کہ انہوں نے یہ قرارداد ہمارے حلقة کے فائدہ کے لئے پیش کی ہے مگر اس سے کچھ جوئیں ماری گئی ہیں۔ اس میں بڑے بڑے لوگ اور عوام کو پسمندہ رکھنے والی یہ بات کسی انسان کو تھیک نہیں لگتی کہ وہ کسی پر الزام لگائے۔ میں مولانا صاحب سے عرض کروں گا کہ آپ ایک تو دینی عالم ہیں دوسرے آپ وزیر ہیں آپ براہ مریانی ان بھلوں کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان بھلوں کو سمجھائیں کہ غریب عوام کے ساتھ قلم نہ کریں۔ میرے خیال میں وہ مولانا صاحب کی نیک رائے کا ضرور خیال کریں گے اور مولانا صاحب کی نیک رائے کو ضرور قبول کریں گے۔ دوسری بات یہ کہ یہ ضلع لور الائی چار تحصیلوں پر مشتمل تھا سب سے بڑی تحصیل دکی تھا جب اس حکومت نے ضلع بنانے کے لیے مندرجہ شروع کیں کہ ضلع بنائیں گے اور جو سراسر قسط ضلع بنے ہوئے ہیں اور اس کے بعد کوئی حکومت آئے گی اس کو توڑے گی ضرور توڑیں گے اور اس وقت تو مولانا صاحب کی بالکل بھول گئے تھے اپنا کام کر کے ابھی ہمارے ساتھ ہدر دیاں کر رہے ہیں۔ ہمارے

ساتھ بھی ہے ہمارا بھی حلقہ ہے۔ ہمارا بھی حق ہے ہم اپنے حق کے واسطے خود بول سکتے ہیں مولا ناصح اس ہدروی کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جس وقت کہیں ضرورت ہو گا اس وقت ہم خود یہ نعروں کا میں گے اور اپنا ضلع طلب کریں گے فی الحال ہمارے صوبہ بلوچستان کے ساتھ اتنا کوئی لذت نہیں ہے اور آپ کے جو نئے ضلعے بنے ہیں آپ پہلے ان کو سنبھالیں اس کے بعد ہمارا نمبر آئے گا اور انشاء اللہ آپ کے منہ سے آئیں ہو گا میں ضلعے ملے گا آپ کا شکریہ۔

**جناب ڈیٹی اسپیکر محمد اسماعیل بزنجو۔**

**میر محمد اسماعیل بزنجو (وزیر محنت)** جناب والا جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد نیک نتیجی پر مبنی نہیں ہے جب اصلاح کی بات ہو رہی تھی جب ان کے حلقے کو ضلع بنا لایا گیا اس کے بعد ایک دو اور ضلعے بنانے کے چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس مسئلے کو بھی اس وقت اٹھاتے تاکہ دی کے غریب عوام کے لئے فائدہ ہوتا ہے اب جبکہ نئے اصلاح بن چکے ہیں اب مولا ناصح کو علم ہے کہ مزید اصلاح نہیں بن سکتے ہیں تو یہ قرارداد پیش کروی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد سیاسی مقصد کے لئے پیش کی گئی ہے۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

**جناب ڈیٹی اسپیکر مولا نا امیر زمان صاحب۔**

**مولانا امیر زمان (وزیر)** جناب والا! سردار صاحب نے کہا ہے کہ ہم خود اس کے لئے آواز بلند کر لئی گے ہم نے تو سردار صاحب کے لئے آواز بلند نہیں کی ہے دی کے عوام کے لئے کہا ہے وہ سری ہات یہ ہے کہ ہم نے پہلے دی کے لئے بھی کہا ہے جب جمالی صاحب ہمارے ساتھ لور الائی موسیٰ خیل کے ان علاقوں کو کو ریکٹنے کے لئے مجھے انہوں نے خود اس کو دیکھا کہ وہاں وہ کیا کریں گے۔ اس وقت ہمارے ساتھ کشہزادہ قاسم بھی تھے جو اس وقت سیکھیڑی ایس ایڈجی اے ذہی ہیں آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں تو ارباب قاسم کے سامنے یہ ہات لاتی گئی انہوں نے نقشہ دیوار پر آوریاں کر دیا کہ یہ تخلیل دیکی ہے بار کھان ہے یہ موسیٰ خیل ہے وہاں بجٹ ہوئی کہ کس کو ضلع بنا لایا جائے تو اس وقت سردار صاحب نے انکار کر دیا اور جمالی صاحب کو خود سردار صاحب نے کہا تھا کہ اگر آپ نے بار کھان کو ضلع بنا لایا تو ہم مراجحت کریں گے میں نے اس وقت بھی سردار صاحب کو کہا تھا اور جمالی صاحب کو بھی کہا کہ خدا کے لئے آپ غریبوں کی حق تلفی نہ کریں دیکی کو ضلع بنا لایا جائے ہم نے اس وقت بھی یہ آواز اٹھائی ہے یہ قرارداد بدنیتی پر مبنی نہیں ہے بلکہ ہم نے اس وقت بھی یہ بات کی ہے اور اس کا ریکارڈ

ریونکولوژی میں موجود ہے۔

**سردار محمد طاہر خان لوفی** جناب والا! اس وقت مولانا صاحب کو ہماری تھیل کو ضلع بنانے کا خیال نہ تھا اور نہ ہی ان کے خیال میں آیا اور جب یہ لوگ وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ لورالائی آئے ہوئے تھے اس رات ان کا کھانا بھی میرے پاس تھا میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہو اور انہوں نے کہا ہم موسیٰ خیل جا رہے ہیں میں نے بولا کس واسطے۔ وہ نہ کہے تھا یا کہ ضلع بنانے کے لیے میں نے کہا کتنے اضلاع بناؤ گے بار کھان موسیٰ خیل کو۔ ایک ضلع بناؤ گے لورالائی یا موسیٰ خیل کو ایک بناؤ گے؟ کتنے بناؤ گے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں ایسے مولانا کو ٹرخانے کے لیے جا رہا ہوں۔ اور ہر جا کر ٹرخانے کی بجائے ضلع دے دیا ابھی اس کا علاج ہمارے پاس نہیں تھا اور نہ بزرگ تھے کہ ان کے منہ سے ایک بات نکلتی ہے اور دل سے اور بات نکلتی ہے اب یہ مولانا صاحب جو ہمارے ساتھ ہمدردیوں کر رہے ہیں ہم تو خوش ہیں کہ وہ ہمارا ضلع بنائے یہ کوئی بات نہیں اور میں یہ سووا "ان کے سریاندھوں گا کہ انہوں نے ہمارا ضلع بنایا ہے گھر میں مولانا صاحب سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی ان ہمدردیوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے اور ان کی ہمدردیوں کی ہمارے پاس کوئی مخالفش نہیں ہے۔ آپ آرام سے بیٹھیں۔

**مولانا امیر زمان (وزیر)** جناب والا! سردار صاحب نے کہا جمالی صاحب ہم کو ٹرخانے جا رہے ہیں ٹرخانے کی بات تو سامنے آگئی ہے ضلع بن گئے ہیں اور اب صرف سردار صاحب رہ گئے ہیں۔ میں سردار صاحب سے گزارش کر رہا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ تائید کریں گا کہ ضلع بن جائے اگر بن گیا تو کیا ہو گا یہ غریب حوالہ کے ساتھ ہمدردی ہو گی۔

**سردار محمد طاہر خان لوفی** جناب والا! میں مولانا صاحب سے عرض کروں گا کہ ان کا جواب پناہ ضلع موسیٰ خیل ہے وہ بہت پسندیدہ ہے اور غریب ہے ہمارے علاقے کی نسبت موسیٰ خیل کے لوگ بہت غریب ہیں پہلے مولانا صاحب سریانی کر کے اپنا وقت ہمارے اور خرچ نہ کریں۔ یہ وقت مولانا صاحب اپنے حلقتے کے اور خرچ کریں اور لوگوں کو اس انجمن پر پہنچائیں تو اس کے بعد ہمارے حلقتے میں آگر ہماری مدد کریں۔  
جناب ذپی اسیکر ڈاکٹر کلیم اللہ۔

**ڈاکٹر کلیم اللہ** جناب والا! جماں تک ضلع بنانے کا تعلق ہے لوفی صاحب نے درست کہا ہے کہ ضلع جو بن گئے ہیں وہ کچھ عجیب حتم کے بن گئے ہیں جس سے کافی علاقوں کا حق مارا گیا ہے لیکن جماں تک وکی کام نہیں

ہے تو میرا خیال ہے دیر آئید درست آید۔ اس کی آبادی اس کے محل و قوع اور اس کی ضروریات ہیں تو اس کے لیے ہم ایک ضلع کی پر زور تائید کرتے ہیں اور ساتھ ہی جن اضلاع کے لیے پہلے سے قرارداد پیش ہوئی ہے؟ پہلیں کے تین اضلاع۔ ٹوب کے اضلاع ان کو بھی بلوچستان کے باقی اضلاع کی آبادی کے مطابق ہی بنایا جائے اگر حقوق کی تقسیم مساوی ہو تو لذاد کی آبادی اور علاقہ ضلع بنانے کے قابل ہے تو ہم اس کی پر زور تائید کرتے ہیں اور باقی جن اضلاع کے لیے قرارداد پاس ہوئی ہیں ان کی تیاریں دہائی کرتے ہیں۔

**حاجی محمد شاہ مردان زئی (وزیر)** جناب والا! قرارداد پیش کرنے والے کی نیت کچھ اور ہے اور قرارداد کے آخر میں کچھ اور ہے کہ وکی کو ضلع بنایا جائے۔

**مسٹر حسین اشرف (وزیر)** جناب والا! اس سے پہلے بت سے ضلع بننے ہیں اور اس قرارداد میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ وکی کو ضلع بنایا جائے جب وہ اپنی قرارداد میں اس حرم کی تجویز پیش کرتے ہیں جس طرح قرارداد میں نہ آبادی کا ذکر ہے نہ رقبہ کا ذکر ہے بس اگر قرارداد پر ضلع بنائے جائیں تو ایسے علاقے بھی ہیں جہاں چارچار پانچ پانچ اضلاع بن سکتے ہیں اللہ اہم اس کی خلافت کرتے ہیں تو پہلے اپنی قرارداد میں آبادی اور علاقہ کی تفصیل بھی ظاہر کریں۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اور کوئی معزز رکن بولنا چاہے گا؟

**مولوی عبدالغفور حیدری (وزیر)** جناب اسپیکر اضلاع تو ہم نے اس سال بھی کافی بنائے ہیں بیانی بات تو ترقیاتی کاموں پر ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اضلاع زیادہ بننے سے صوبہ ترقی میں کرتا ہے صوبہ پر ایک حرم کا اضافی بوجہ ہو سکتا ہے ظاہر ہے کہ کہیں ایک ضلع بنتا ہے تو اس ضلع کے بنائے کے لیے اور صرف دفتروں کو بنائے کے لیے اور جو افسران ہیں ان کے لیے بھی کروڑوں روپے کی ضرورت ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ ضلع بنانے کی وجہے جو اضلاع بننے ہیں فی الحال انہیں نہیں فیڈز فراہم کریں اس طرح کے جو ہمارے علاقے اگر پہنچنے ہیں تو ان کے لیے ہم ان اپیزاں کو پروجیکٹ ایضاً قرار دے کر تیز رفتاری کے ساتھ ان کو ترقی دے دیں اور جوں جوں جمل کہیں اضلاع کی ضرورت پڑے گی انہیں بعد میں بھی ضلع کا درجہ دیا جا سکتا ہے اس سال تو میرے خیال میں کافی ضلع بننے ہیں اور ان کو اگر صحیح معنوں میں ترقی دی جائے تو بڑی بات ہو گی۔

**مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی** جناب اسپیکر صاحب ایک دو الفاظ ہیں اگر آپ اجازت دی دیں گزارش یہ ہے کہ ضلع بہاتے وقت یا ضلع کے لیے سفارش کرتے وقت ایک اسٹینڈرڈ اور ایک پیانہ اس صوبہ میں نہیں

رکھا گیا ہے کہ اخلاق ایسے بننے ہیں جن کا ضلع بننے کا حق نہیں بتا تھا اس حق نہیں بتا تھا بعض اخلاق ایسے ہیں جن کو ضلع بنانا چاہیے تھا لیکن وہ نہیں بننے ہیں تو کیوں نہ یہ اصلی اس قسم کا اسٹینڈرڈ اور پیانہ ڈیلپہ کرے کہ کہاں کہاں ضلع بنانا چاہیے اور کہاں کہاں ضلع نہیں بنانا چاہیے آبادی کے لحاظ سے جغرافیائی لحاظ سے وہاں کی سو شل اسٹریکٹر کے لحاظ سے ہر لحاظ سے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں یہ دیکھا جائے بنیادی طور پر آگر دی کا علاقہ اس بنا نے پر اترتا ہے اور اس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اسے ضلع بنایا جائے تو ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور اسی ضلع بنایا جائے مگر وہ پیانہ کیا ہے جس کے مطابق ضلع بنائے جاتے ہیں اور اگر پہلے ایسے اخلاق بننے ہوئے ہیں بلوچستان میں جس میں ضلع بننے کا حق نہیں بتا ہے تو اس کو بھی روایت کیا جائے جس کی آبادی کے لحاظ سے جغرافیائی لحاظ سے اور دوسرے لوازمات میں اس کو پورا کرتا ہو اس لحاظ سے انہا اگر اس بنا نے کے لحاظ سے وکی کا ضلع بننے کا حق بتا ہے تو ہم اس کی حمایت کرتے ہیں جہاں تک ڈیپمنٹ اور ضلع کا دیے بھی کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اس کی حمایت کرتے ہیں (Basically) ہم اس کی حمایت نہیں کرتے ہیں کیونکہ بلوچستان کے فنڈز اسکارپس سرو سز جتنی بھی چیزیں ہیں بلوچستان میں وہ ضلع کی بنیاد پر تقسیم ہوں یہ بالکل انتہائی نامعقول ہاتھ ہے کہ مخلوقوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ تقسیم ہوں یہ تقسیم بالکل غلط ہے تقسیم آبادی کے لحاظ سے ہونا چاہیے لہذا آبادی کی ریگولیٹ (Regulate) کیا جائے۔

ایک پیشی اپنیکر جی مولانا امیر زمان

**مولوی امیر زمان (وزیر)** جناب اپنیکر معزز ارکین سے میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے اور حکومت بلوچستان ایک کمیٹی بنانے کے لیے اس کو منظور کر کے اسی کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے اگر اس کا حد بتا تھا تو اسے بھی ضلع بنایا جائے اگر نہیں بتا تھا تو یہ کمیٹی اس فلور پر اپنی رپورٹ پیش کرے یہی میری گزارش ہے میران سے کہ اسے منظور کر کے اسے کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

**مسٹر مشی محلہ** جناب اپنیکر میں اس بات پر حیدر خان اچکنی صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ بلوچستان میں اگر کسی وزیر کی کسی ایم پی اے کی خاص آدمی کے کئے پریا قرارداد پر ایک جگہ کو ضلع بنایا جائے اور دوسری جگہ کو نظر انداز کیا جائے تو یہ ظلم ہے۔

**جناب ذپی اپنیکر** مشی محلہ صاحب اذان ہو رہی ہے اس لیے آپ کوچھ دری پیش جائیں (وقد)

پرائے اذان)

**مسٹر غشیٰ محمد (اذان کے بعد)** جناب اسٹیکر میرے کئے کام مقصود یہ تھا کہ بلوچستان میں جو کوئی ضلع یا سب ذویین بنایا جائے یہ آبادی کا تناوب رقبہ کے تناوب کو بد نظر رکھ کر جہاں بلوچستان کے عوام کا حق بتا ہے وہاں کے علاقے کو ضلع کا درج دیا جائے اگر اسی طرح کسی کی قرارداد پر پیاسکی وزیر یا ایم ڈی اے کے کئے پر آپ لوگ اس کو ضلع بنانے کا درج دیا جائے تو یہ ظلم کی بات ہے میں حید صاحب کی تجویز کرتا ہوں اور جو اضلاع ناجائز بنے ہیں انہیں بھی ختم کروایا جائے کیونکہ ان اضلاع کے بنانے سے پیسے زیادہ خرچ ہو رہے ہیں جس اضلاع ناجائز بنے ہیں اسیں بھی ختم کروایا جائے کیونکہ ان اضلاع کے بنانے سے پیسے زیادہ خرچ ہو رہے ہیں کہ ایک علاقے کا ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ دوسرے ضلع بنانے سے ملک ترقی نہیں کرتا ہے ہاں اگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک علاقے کو ضلع نہیں ہو سکتے۔ دوسرے ضلع بنانے سے ملک ترقی نہیں کرتا ہے ہاں اگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک علاقے کو ضلع بنانے سے لوگ خوشحال اور امن و امان ہوتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ضلع بننے کے بعد کریشن زیادہ ہوتا ہے جہاں ضلع بننے اور سرکاری افسران زیادہ ہوتے ہیں جہاں جھگڑہ اور کریشن زیادہ ہوتا ہے یہ پرانے دور کی بات ہے کہ جہاں سرکاری افسران ہوں وہاں کریشن نہیں ہوتا تھا میں کہتا ہوں کہ جہاں سرکاری افسران ہوتے ہیں وہاں کریشن زیادہ ہوتا ہے اور جہاں یہ افسران نہیں ہوتے وہاں بہت کم ہوتا ہے میں خود ایک بارڈر کے قریب کے علاقے میں رہتا ہوں اس علاقے میں یورپ کا ایک سپاہی تک نہیں ہوتا لیکن وہاں پر چوری ڈکھنی نہیں ہوتی اور کوئی جھگڑا نہیں ہوتا ہے ضلع ہم لوگوں کو فائدہ نہیں دیتا ہے بلکہ نقصان دیتا ہے اگر ضلع کو بنانے کے لیے آبادی اور رقبہ کو بد نظر کھا جائے تو میری بھی بھی تجویز ہے۔

**جناب فیضیٰ اسٹیکر** جی مولانا نیاز محمد وہ تانی صاحب

**مولوی نیاز محمد وہ تانی (وزیر)** جناب اسٹیکر مولانا صاحب نے ضلع کے متعلق جو قرارداد پیش کی ہے اسیں پیغماں "ضروری ہے ان لوگوں سے ہمدردی ہو گئی اسی لیے انہوں نے اسے پیش کیا ہے اس لحاظ سے تو ہم اس کی تائید کرتے ہیں لیکن یہ واقعی حقیقت ہاتھ ہے جیسا کہ بعض دوستوں نے کہا ہے کہ اس کے لیے ایک پیانہ ہونا چاہیے صوبہ میں جو ہم نے اضلاع بناتے ہیں اس کے لیے ایک پیانہ اور ایک معیار ہونا چاہیے۔ اس کے مطابق جو علاقہ بھی اس معیار پر اترے اس کو ضلع بنایا جائے اور جو معیار اور پیانہ کے مطابق نہ ہوا سے ضلع نہ بنایا جائے جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا ہے کہ اسے کمیٹی کے پروگرام کیا جائے تو تمہری کمی ہے کہ اس قرارداد کو منظور کر کے کمیٹی کے حوالے کروایا جائے اور کمیٹی اسپر سوچ اور اس کے لیے ایک معیار مقرر کرے اگر علاقہ اس معیار پر اترے گا تو کمیٹی کے ممبران اسے منظور کروالیں اور اس کے لیے دوسرے انتظامات کریں اگر وہ قرارداد

اس معیار پر نہ اتر سکے تو اس کو ضلع نہ بنایا جائے اگر ہم اس طرح لگے رہے تو سارے تحسیلوں کو ضلع بنایا جائے گا۔ اس کے لیے معیار ہونا چاہیے اور جو سابقہ اعلان ہوئے ہیں اور جو کچھ علاقے باقی ہیں جن کی قرار داد آئی ہیں ان کے متعلق بھی سچھنا پڑے گا اور اس کے لیے ایک معیار مقرر کیا جائے تاکہ یہ سلسلہ صحیح طور پر چلے۔

**سردار محمد طاہر خان لوٹی** جناب اپنے کمیٹر میں مولانا صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے ضلعے کی آبادی کتنی ہے۔ ضلع زیارت جو نہ ہے وہ ایک تفریخ گاہ ہے ان کو اسپیشلی Specially بنایا گیا جو بست کم آبادی پر مشتمل ہے تھصیل دکی لورالائی کی سب سے بڑی تھصیل ہے جس کی آبادی ضلع لورالائی کے باقی تمام تھصیلوں سے زیاد ہے ہمیں پہلے کیوں نظر انداز کیا گیا۔ اگر ضلعے بننے ہیں تو وہ آبادی اور رقبے کی بنیاد پر ہیں۔ جیسا کہ مولانا صاحب ہمارے واسطے ضلع بنارے ہے ہیں ان کی بڑی صوبائی یہ ان کی ہمدردی ہے میں اس کی مخالفت نہیں کرتا ہوں۔ مگر ان ہاتوں پر غور ہو اس کے بعد ضلعے بنائے جائیں اس وقت ہم کو اکیلا ضلع نہیں چاہیے اور وہ صوبائی گورنمنٹ کے ساتھ اتنی وسائلی ہے جو املاع اس سال بنائے جائیں چونکہ ایک ضلعے کے بننے پر کافی اخراجات آتے ہیں اور صوبائی گورنمنٹ ایسے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔

**مولوی عبدالباری (وزیر)** جناب اپنے کمیٹر میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں اور اس قرار داد کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ بلوچستان میں ضلع بندی کے لیے کوئی پیمانہ رکھنا چاہیے ایک کمیٹی تکمیل دی ہے جنہوں نے ہمارے ضلع پیشین کے بارے میں فائل تیار کیا ہے جو کہنہ میں پیش ہو گا۔ میں یہ کہوں گا کہ بلوچستان میں جتنے بھی املاع بنائے گئے ہیں ان نئے ضلعوں کے بارے میں رقبے آبادی اور ڈوپلمنٹ کا بھی خیال رکھا جائے اور امن و امان کی صورت حال کو دیکھا جائے یو نہیں کو نسل اور ڈسٹرکٹ کو نسل ساری چیزوں پر ہم نظر ہانی کریں مولانا صاحب کی قرار داد انتہائی موقف ہے اس کو منظور کریں اور آئندہ کے لیے جتنے بھی املاع بن رہے ہیں ان کے لیے ایک پیمانہ رکھا جائے ہگر یہ۔

**جناب ذہبی اپنے** میر محمد علی صاحب اس بارے میں آپ کیا مباحثت کر سکتے ہیں؟  
**میر محمد علی رند (وزیر مال)** جناب اپنے کمیٹر میں اس سال نئے املاع بنائے کو کوئی مگناش نہیں جو نئے ضلعے ہیں وہ میرے خیال میں نیادی ہوئی ہے۔

**مولوی نیاز محمد دو تانی (وزیر آپاٹی)** جناب اپنے کمیٹر میں خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ضلع زیارت کے بارے میں خود وجہ بتائی۔ کہ یہ ایک تفریخ گاہ ہے اور اس کی اسپیشلی طور پر ضلع کا

درجہ دا گیا ہے واقعی یہ سمجھ ہے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** میں مولانا عصمت اللہ

**مولوی عصمت اللہ (وزیر)** جناب اسپیکر میری تجویز یہ ہے کہ اس قرار داد کو کمیٹی کے حوالے کا جائے۔ کمیٹی رکھے گی کہ کیا ضلع بننے کے لئے معقول وجوہات اور دلائل موجود ہیں یا نہیں۔ اس کو قفور پر منظوریا مسروکرنے کی بجائے اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ کمیٹی اس پر غور کرے اور تفصیلات معلوم کرنے کے بعد فارشاں پیش کرے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** آیا اس قرار داد کو ضلع بنانے والی کمیٹی کے پروگرام جائے۔ (قرار داد کمیٹی کے پروگرام)۔

**سردار محمد طاہر خان (لوفی)** جناب اسپیکر اس طرح کے بہت سے کیسیں (Cases) ان کیثیوں کے پردازیے گئے ہیں لیکن آج تک ان کوئی رزلٹ سامنے نہیں آیا۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کے ممبر کون کون ہیں؟

**جناب ڈپٹی اسپیکر** سردار صاحب میرے خیال میں دیکی کو ضلع کا درجہ دیتے وقت آپ کو ممبر رکنا چاہیے۔

**سردار محمد طاہر خان (لوفی)** جناب اسپیکر دیکی ضلع بناتے وقت مجھے اکابر ممبر نہیں لیا گیا تو میں خود اکر بیٹھ جاؤں گا۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر** اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کو بحث کے لئے ۲۲ اگست کے سیشن میں رکھتے ہیں۔

لہذا اجلاس مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۹۷ صبح سازہ ہے دس بجے تک ناقوی کیا جاتا ہے  
(اسیلی کا اجلاس۔ وہ پر ایک نجع کرچیں مث مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۹۷ (بروز شنبہ) صبح سازہ ہے دس بجے تک  
کے لئے ناقوی ہو گیا۔